

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 14 جنوری 2011ء بمطابق 9 صفر 1432 ہجری صحیح گیارہ بجے منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
يَسْتَأْذِنُهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَرْوِّجُكَ وَيَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَسِيهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى
أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذِينَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا O لَسَنَ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنْصَفُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
مَّرَضٌ وَالْمُرْجَفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِبَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا O مَلْعُونِينَ
أَيُّهَا تَقْفُوا أَحَدُوا وَفَتَلُوا تَقْفِيلاً۔

(ترجمہ): اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے
اوپاے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے
(مومنوں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کیلئے موجب شناخت (واقتیاز) ہوگا تو کوئی
ان کو ایذا نہ دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور
جو مدینے (کے شہر میں) بری بری خبریں اڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار) سے باز نہ آئیں گے تو ہم تم کو ان
کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن۔ (وہ بھی) پھٹکارے
ہوئے۔ جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے۔ وَآخِزِ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question`s Hour': Adnan Wazir Sahib, not present.

جناب عبدالاکبر خان: سر! اس میں میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب سپیکر: کونسا نمبر بتائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، کونسا نمبر 761 میں۔

جناب سپیکر: بتائیں، سپلیمنٹری آپ بتائیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پہلے عبدالاکبر خان، پھر آپ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، دیکھیں یہ اے ٹی اور تھیالوجی ٹیچرز تو بہت اہم ہوتے ہیں تو کیا وزیر

صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ حکومت ان کو دوبارہ بحال کرنے کیلئے تیار ہے اور باقی یہ کہ یہ کس جگہ پر بھی

ہیں اور کس جگہ پر نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اس سوال کے جز نمبر (د) کو دیکھیں تو یہ پی ای ٹی ضلع شانگلہ میں

اپریل 2004 سے ہے جی اور ڈی آئی خان میں مارچ 2006 سے ہے، ایک میں تقریباً چھ سال اور نو مہینے

سے ہے اور دوسرے میں چار سال تین مہینے سے ہے اور آگے اس کا جواب ہے، آخر میں دیکھیں جی، (ھ)

جز کا جواب دیکھیں جی کہ "لہذا محکمہ ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں باقیماندہ 22 اضلاع میں بھی

پی ای ٹی ٹیچرز کی آسامیوں کی بحالی کا کیس Under process ہے اور جو نئی قانونی تقاضے پورے ہونگے

تو جلد ہی ان آسامیوں کی بحالی کا مرسلہ جاری کیا جائے گا"۔ سر، یہ چھ سال میں پورے نہیں ہوئے تو یہ

قانونی تقاضے کب تک پورے ہونگے؟ دو اضلاع میں دے دیئے تو یہ پی ای ٹی۔۔۔۔

مفتی ثنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، مفتی ثنایت اللہ صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: پی ای ٹی کی آسامی بہت ہی ضروری ہے، سکول میں نظم و ضبط رکھنے کیلئے یہ بہت ہی ضروری ہے، باقی استاد تو پڑھاتے ہیں، یہی ایک ہوتا ہے جو اسمبلی میں کام کرتا ہے، یہ بڑا ضروری ہے، یہ کب تک ہوگا؟

جناب سپیکر: Physical fitness آتی ہے۔ جی مفتی کفایت صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔
مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ اے ٹی اور ٹی ٹی کے بارے میں آپ کی نیت کیا ہے اور کیا یہ مستقبل میں بحال رہیں گے؟
Mr. Speaker: Ji, honorable Minister for Education, Sardar Babak Sahib.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): دیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا کوم سوالونہ چہ راپور تہ شوی دی، مونہر خو جواب بنہ پہ وضاحت سرہ ور کرے دے، یعنی د کومہ پورے چہ د دے ضمنی سوالونو تعلق دے نو سپیکر صاحب، زمونہرہ مڈل سکولونو کبنے د بدقسمتی نہ دا پی ای ٹی ٹیچرز چہ دی، خنگہ چہ ذکر شوے دے چہ دوہ ضلعو کبنے د پی ای ٹی ٹیچرز بحال وو او باقی بائیس اضلاع کبنے د پی ای ٹی ٹیچرز نہ وو نو د ہغے د پارہ مونہرہ داسے او کرل چہ باقی دو ویشٹ ضلعو کبنے چہ پہ کوم خائے کبنے د پی ای ٹی پوسٹونہ نہ وو، ہغہ مونہرہ مڈل تہ ہم ور کرل او انشاء اللہ زر ترزرہ بہ ہغہ کیس مونہرہ فنانس تہ لیبرو او ما د فنانس سپیکر تری صاحب سرہ بذات خود ہم خبرہ کرے دے، د فنانس د پیار تمنت سرہ نو انشاء اللہ د ہغے منظوری بہ ور کری۔ د کومہ پورے چہ دا مفتی صاحب خبرہ کوی، د اے پی او د پی ٹی، بالکل جی عربک ٹیچر شو یا زمونہرہ نور کوم داسے ٹیچران شو چہ د ہغے ضرورت مسلمہ دے او مونہرہ ہیخ داسے ارادہ نہ لرو چہ خدائے مہ کرہ ہغے کبنے یو کیتیگری ختموؤ، بہر حال یو وضاحت زہ ضروری گنہم چہ زمونہرہ وزیر اعلیٰ صاحب پہ دے ہاؤس کبنے پہ اولنی اجلاس کبنے کوم اعلان کرے وو چہ مونہرہ پہ معیار باندے ہیخ قسم Compromise نہ کوؤ نو مونہرہ دا ارادہ ضرور لرو چہ د ہغوی کوالیفیکیشن لبر Proper کیبر دو، لبر برابر کیبر دو خکہ چہ بد قسمتی دا دہ چہ اکثر زمونہرہ کیتیگریز چہ دی، د ہغے کوالیفیکیشن دیر لاندے دے، ہغہ دیر Low دے نو دغہ ارادہ مونہرہ ضرور لرو چہ دا کوالیفیکیشن ہائی کرو او دا مونہرہ

برابر کرو جی۔ عبدالاکبر خان صاحب چه کومه خبره کرے ده، داسو او گورئ جی چه زمونبر سره عربک تیچرز وی، زمونبر سره تی تی تیچرز وی او مونبر سره قاری تیچرز وی خوبد قسمتی دده چه په تیرو وختونو کبے ضرورت ته نه دی کتلی شوی، ضرورت ته نه دی کتلی شوی نوزه دا وئیلے شمه چه Individual، افراد چه دی هغه Oblige شوی دی او مفاد عامه چه خه ته وائی یا ضرورت عامه چه خه ته وائی، هغه مدنظر نه ده ساتلے شوے نو لهدا په دے باندے مونبره یونظر لرو او مونبره گورو چه په سکولونو کبے د کوم سبجیکت تیچرز ضرورت دے او بیا د کوالیفیکیشن ذکر چه ما او کرو نو دده چه په هغه باندے انشاء اللہ مونبره کار کوؤ، زر تر زره به دغه انشاء اللہ که خیر وی مونبره پراسس کرو او دغه به مونبره یقینی کرو که خیر وی۔

Mr. Speaker: Nargis Samin Bibi, not present.

جناب نصیر محمد میداد خیل: دیکبے جی زه یو سوال کوم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر، سوال نمبر؟

Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: 765.

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال ستاسو خه دے جی؟

جناب نصیر محمد میداد خیل: سر، ددے سوال په (ب) جز کبے دوئ بنودلی دی چه " آیایه درست ہے کہ مذکورہ پروگرام کیلئے ایک کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں؟ نو جواب کبے دی چه "جی ہاں، درست ہے۔ ضلع بونیر میں -/62,50000 روپے اور ضلع کی مروت میں مذکورہ پروگرام کیلئے -/93,56000 روپے ریلیز ہو چکے ہیں۔" جناب سپیکر، زما سوال دا دے چه دا کوم پروگرام دے "Lady Teachers Mobility Program" ددے بنیادی مطلب خه وو او دا کومے پیسے چه ددے دپارہ، دوئ په وروستو جواب کبے وائی چه " -/93,56000 روپے خرچ ہوئے ہیں" دا خرچ کرے شوے دی نو ددے خه تفصیل ئے نه دے ور کرے چه دا په خه باندے خرچ شوے، تفصیل د زمونبر دے هاؤس ته ور کرے شی جی؟

Mr. Speaker: Ji Sardar Babak Sahib, honourable Minister.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دے دے Lady Teachers Mobility Program مقصد دا وو، اکثر دا وی چہ زمونہ پہ دے پسماندہ علاقو کبے تیچرز چہ دی، بیا خاصکر زمونہ کوم زنانہ تیچرز دی، هغوی ته په سکول کبے ډیره زیاته فاصله وی نو د Mobility د پارہ هغوی ته زمونہ ډ ډیپارٹمنٹ ای ډی اوز گا ډی Arrange کری وو چہ لرے خایونو کبے کوم سکولونه دی نو هلته دا لیڈیز تیچرز چہ دی یا زنانہ تیچرز چہ دی، دا پکبے هلته اوږی نو چونکه په سوال کبے خودا تپوس شوے وو چہ په دے دوہ ضلعو کبے خومره اماؤنٹ ریلیز شوے دے نو هغه اماؤنٹ مونہ ورکړے دے۔ د دے Mobility مقصد دا دے چہ په لرو پرتو علاقو کبے چہ زمونہ کوم لیڈیز تیچرز دی او په تللو کبے ورته مشکلات وی، گرانه وی ورته نو دا سکیم د هغه د پارہ په دے دوہ ضلعو کبے شروع شوے دے جی۔

جناب سپیکر: زر قابلی بی۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداخیل: زما د سوال مطلب دا وو چہ یره دا کوم Lady Teachers Mobility۔۔۔۔

جناب سپیکر: دائے درته او وئیل کنه، په Mobility هم شوی دی کنه۔

جناب نصیر محمد میداخیل: دا زه عرض کومه کنه جی، که دا سوال پینډنگ اوساتلے شی او د دے دا تفصیل را او غواری او دے هاؤس ته تفصیل را کری۔

جناب سپیکر: نه دا تا سو فریش کوئسچن را وړی کنه؟

جناب نصیر محمد میداخیل: اچھا فریش کوئسچن لے آؤنگا، تهہیک شوہ جی۔

جناب سپیکر: زر قابلی بی، محترمہ زر قابلی بی۔

* 772 _ محترمہ زر قابلی بی: کیا وزیر ایلیمینٹری اینڈ ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے ضلع نوشہرہ میں درجہ چہارم ملازمین کی بھرتی کیلئے اخبار میں اشتہار دیا تھا؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تمام بھرتی شدہ درجہ چہارم ملازمین کا باقاعدہ ٹیسٹ و انٹرویو ہوا اور بھرتیاں میرٹ پر ہوئیں؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ درجہ چہارم کی پوسٹیں کم ظاہر کر کے زیادہ تعداد میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛
 (د) آیا یہ بھی درست ہے کہ فوت شدہ ملازمین کے بچوں کو اور ریٹائرڈ ملازمین کے بچوں کو 25 فیصد
 کوٹہ دیا گیا ہے؛

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو تمام بھرتی شدہ درجہ چہارم ملازمین کی میرٹ
 لسٹ اور تعداد بمعہ فوت شدہ ملازمین اور ریٹائرڈ ملازمین کے بھرتی شدہ بچوں کی مکمل لسٹ فراہم کی
 جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں، تقرریاں مقامی باشندگان اور دفتر روزگار کے رجسٹر شدہ مقامی بے روزگار نوجوانان کی
 پالیسی کے مطابق بھرتیاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

(ج) جی نہیں، بجٹ بک کی منظور شدہ پوسٹوں کے مطابق خالی پوسٹوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(د) جی ہاں، درست ہے۔

(ه) مطلوبہ تفصیل فراہم کی گئی۔

محترمہ زرقابی بی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ Thank you, Mr. Speaker۔ جناب سپیکر،
 میں نے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ji any supplementary?

محترمہ زرقابی بی: جی سر۔

جناب سپیکر: جی بی بی۔

محترمہ زرقابی بی: جی ما د کوئسچن پہ دے پہلا جز کنبے تپوس کدے وو چہ "آیا یہ
 درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے ضلع نوشہرہ میں درجہ چہارم ملازمین کی بھرتی کیلئے اخبار میں اشتہار دیا تھا"
 تو انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ "جی نہیں" تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ ضروری
 نہیں ہے کہ سکیل ایک سے لیکر سولہ تمام قسم کی پوسٹوں کیلئے اخبار میں اشتہار دیا جائے؟ لاسٹ میں میں
 نے پوچھا تھا کہ مجھے درجہ چہارم کی میرٹ لسٹ، تعداد بمعہ فوت شدہ ملازمین اور ریٹائرڈ ملازمین کی بھرتی
 شدہ بچوں کی مکمل تفصیل اور لسٹ فراہم کی جائے؟ لیکن جناب سپیکر، انہوں نے مجھے فوت شدہ اور ریٹائر
 شدہ ملازمین کی تاریخ وفات اور تاریخ ریٹائرمنٹ نہیں بتائی، صرف ویسے ہی سرسری، ساواہ بنا دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی آزیبل مسٹر صاحب۔

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے دہ جی چہ دا خوشتا سو پہ علم کنبے دہ چہ پہ کوم خائے کنبے زمونر د ایمپلائمنٹ ایکسچینج آفسز وی نو ہلتہ بیا د کلاس فور د پارہ د ایدورٹائزمنٹ ضرورت نہ وی، د ایمپلائمنٹ ایکسچینج سر تیفیکیت چہ ورسرہ وی نو پہ ہغے باندے د کلاس فور اپوائنٹمنٹ کیبری او تر کومہ پورے چہ د Deceased sons تعلق دے یا د Retired sons دی نو دا مونر پورہ تفصیل ورکیرے دے، بہر حال کہ زمونرہ Honourable colleague تہ، ممبر تہ پہ دے باندے خہ اعتراض وی چہ پہ یو خائے کنبے د Merit violation شوے دے یا اہل خلق نہ دی بھرتی شوی نو ہغوی د دے نشاندھی او کبری، انشاء اللہ مونر بہ پورہ پورہ د دوی تسلی ہم او کرو بلکہ د ہغے بہ مونرہ ازالہ ہم او کرو جی۔

جناب سپیکر: جی محترمہ مہر سلطانہ صاحبہ، سوال نمبر جی؟

محترمہ مہر سلطانہ: سر، کولسپن نمبر ہے 773۔

جناب سپیکر: جی۔

* 773 _ محترمہ مہر سلطانہ: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع کرک میں ڈی ڈی او کی خالی آسامی پر تعیناتی کی گئی ہے؛
- (ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے قواعد و ضوابط کے مطابق سرکاری آفیسران کے گریڈ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تعیناتی کی جاتی ہے؛
- (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پوسٹ پر موزون اور اہل امیدوار کی بجائے جونیئر آفیسر کو تعینات کیا گیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

- (i) جونیئر آفیسر کی تعیناتی کب عمل میں لائی گئی، اس کی سیناریٹی اور اہلیت کیا ہے؛
- (ii) موزون امیدوار کی موجودگی میں جونیئر آفیسر کو کس بنیاد پر مذکورہ پوسٹ پر تعینات کیا گیا ہے، اس طرح سینئر آفیسر کی حق تلفی نہیں ہوئی؛
- (iii) آیا حکومت قانون کی پاسداری کرتے ہوئے جونیئر کی جگہ سینئر افسر کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ تحصیل کرک (مردانہ) اور تحصیل تحت نصرتی (زنانہ) میں ڈی ڈی او کی آسامیاں خالی ہیں جبکہ باقی تمام آسامیوں پر تعیناتیاں ہو گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ ڈی ڈی او مردانہ تحت نصرتی پر رسمی منور جان ایس ای ٹی، جی ایچ ایس شہیدان کرک کی تعیناتی کی گئی تھی مگر بعد میں اسے منسوخ کر کے شیر آدم خان ہیڈ ماسٹر کو تعینات کیا گیا۔

(د) (i) جو نیئر آفیسر کی تعیناتی کی مدت بہت کم تھی اور بعد میں اس کی تعیناتی منسوخ کی گئی، اس کی اہلیت ایس ای ٹی (بی ایس-17) تھی۔

(ii) جو نیئر آفیسر کی تعیناتی منسوخ ہو چکی ہے اور اس کی جگہ ایک سینئر آفیسر کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔

(iii) جی ہاں، اس پر عمل ہو چکا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ مہر سلطانہ: نہیں سر، Satisfied ہوں، Satisfied ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Zamin Khan, Muhammad Zamin Khan, not present. Sajida Tabassum Bibi, Sajida Tabassum Bibi.

محترمہ ساجدہ تبسم: تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کونسا نمبر؟

محترمہ ساجدہ تبسم ایڈوکیٹ: سوال نمبر 775 جی۔

جناب سپیکر: جی۔

* 775 - محترمہ ساجدہ تبسم: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں تبادلے، بھرتیاں وضع کردہ طریقہ کار / پالیسی کے تحت کی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں 2008-09 سے محکمہ تعلیم پر چند افراد کا قبضہ ہے اور وہ تمام تقرریاں / تبادلے اپنے طریقہ سے کرتے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں تمام اساتذہ اپنی مدت سے تجاوز کرنے کے باوجود ان کے ٹرانسفر/پوسٹنگ پر اپنی اجارہ داری بنائی ہوئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ سال کے دوران ضلع مانسہرہ میں جتنی تقرریاں ہوئی ہیں، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ تقرریوں اور تبادلوں کیلئے ضلع مانسہرہ میں کوئی باقاعدہ اہلیت، معیار کیلئے قانونی / Criteria Merit پالیسی اپنائی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ تقرریوں اور تبادلوں میں درجہ چہارم کی خالی آسامیوں پر بھرتی کی بجائے تبادلہ کیا گیا اور نئے بھرتی شدہ افراد کو دوسری جگہ تعینات کیا گیا ہے، آیا حکومت ان بے قاعدگیوں کی تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جی نہیں۔

(د) (i) گزشتہ سال کے دوران ضلع مانسہرہ میں ہونے والی تقرریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کیڈر	مردانہ	زنانہ	میزان
01	سی ٹی	45	10	55
02	پی ای ٹی	16	33	49
03	پی ایس ٹی	259	96	355
04	ڈی ایم	50	12	62
05	کلاس فور	228	08	236

(ii) مذکورہ تقرریاں اور تبادلے صوبائی پالیسی کے تحت کئے گئے ہیں۔ پالیسی فراہم کی گئی۔

(iii) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ تقرریوں میں درجہ چہارم کی کسی خالی آسامی پر بھرتی کے بجائے تبادلہ نہیں کیا گیا ہے۔ چونکہ اس قسم کی بھرتی میں کوئی بے قاعدگی / بے ضابطگی نہیں ہوئی ہے، لہذا کسی قسم کی تحقیقات کا مطالبہ غیر متعلقہ بن جاتا ہے۔

محترمہ ساجدہ تبسم: سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میرا گلہ یہ ہے کہ میں نے جو سوال Submit کروایا تھا، اس کا جواب تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد آیا ہے تو اس کی جو Senses تھیں، اس کی جو Spirit تھی تو وہ ختم ہو چکی ہے لیکن کیا یہ میرا Prerogative، Right violate نہیں ہوا کہ ڈیڑھ سال بعد مجھے اس کا جواب دیا جا رہا ہے؟ جناب سپیکر، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب 09-2008 میں یہ اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں تو اس میں گورنمنٹ کی پالیسی کو مد نظر نہیں رکھا گیا، حقائق کچھ اور ہیں اور انہوں نے مجھے جو پالیسی دی ہے، وہ 1999ء کی گورنمنٹ کی ہے تو کیا موجودہ گورنمنٹ کی اپنی پالیسی نہیں تھی؟ میرے پاس ایسے Evidences ہیں جن میں اپوائنٹمنٹس کے خلاف تیس سے چالیس کیسز ہیں، یعنی جو میرے پاس Evidences ہیں جو کہ Illegal appointments ہوئی ہیں اور اس میں میرٹ کو مد نظر نہیں رکھا گیا اور یہ کیسز کورٹ میں بھی ہیں تو اس میں انہوں نے باقاعدہ مجھے تفصیل نہیں دی ہے اور اب تو یہ لیٹ بھی ہو چکا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ یہ کونسی کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Speaker: Ji Sardar Babak Sahib, honourable Minister.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: تھینک یو جی۔ سپیکر صاحب، جہاں تک اپوائنٹمنٹ کے Criteria کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ اپوائنٹمنٹس کا جو طریقہ کار ہے یا جو Criteria ہے، وہ ہر گورنمنٹ اپنا اپنالے آئے، چونکہ یہ Criteria چل رہا ہے اور ہم اسی Criteria کو بے شک Follow بھی کر رہے ہیں اور جہاں سمجھتے ہیں کہ Plus / Minus ہونا چاہیے تو وہ کرتے رہتے ہیں اور بی بی نے یہ بتایا کہ میرے پاس چالیس کے قریب ثبوت ہیں تو سپیکر صاحب، میں اسی بات پہ بڑی خوشی محسوس کروں گا کہ اگر ایک بھی ثبوت ہے، ایک بھی چالیس تو بہت زیادہ ہیں، انشاء اللہ میں 'ایشور' کراتا ہوں کہ نہ صرف اسی ای ڈی او کو جو کہ Competent authority ہے، جو کہ Appointing authority ہے تو انشاء اللہ میں 'ایشور' کراتا ہوں کہ اس کے خلاف ہم ایکشن لیں گے، اگر ایک بھی ثبوت سامنے آیا۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، ایشور نس دی گئی۔

محترمہ ساجدہ تبسم: سر، اگر یہ ایشور نس دیتے ہیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ساجدہ! کیا ہے جی؟

محترمہ ساجدہ تبسم: اگر یہ ایشور نس دیتے ہیں کہ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی ایٹورنس دے دی اور Follow up بھی ہمارا سیکرٹریٹ کر رہا ہے، ہر ایٹورنس کی Follow up باقاعدہ ہو رہی ہے۔
محترمہ ساجدہ تبسم: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Thank you, Bibi. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, Malik Qasim Khan Khattak Sahib, not present.

Mufti Kifayatullah: On behalf of Malik Qasim Khan Khattak, janab Speaker Sahib.

جناب سپیکر: سوال نمبر وائے کنہ جی، سوال نمبر 783 جی۔
مفتی کفایت اللہ: 783 جی۔

جناب سپیکر: دیکھنے سپلیمنٹری ستاسو خہ دے، اوس او وائے؟ دا عبدالاکبر خان را پسے اوس کتاب را خلی، کہ غلط کار کوؤ۔

مفتی کفایت اللہ: مہربانی جی۔ قاسم خان چہ د کوم سوال تپوس کرے دے کنہ جی، ہغوی دا وئیلی دی چہ تاسو 2.5 ملین روپی لگولے دی او تاسو ما سرہ کنسلٹیشن نہ دے کرے او بیا ہغوی دا وئیلی دی چہ کوم ای پی او زہ نظر انداز کرے یمہ، آیا تاسو د ہغہ خلاف کارروائی کوئی؟ نو دوئی ڊیر زیات جرات سرہ جواب ور کرے دے چہ مونر خودا پیسے تقسیم کرے دی او نظر انداز کرے ئے چہ کوم ایم پی اے دے نو دا خیر خبرہ دہ او چہ کوم ایگزیکٹیو دا کار کرے دے، د ہغہ پہ بارہ کبے مونر ہیخ ارادہ نہ لرو نو اوس دا د محکمے جواب دے۔ زہ د محترم وزیر صاحب نہ دا پبنتنہ کول غوارمہ چہ آیا پالیسی ہم دغہ دہ، یعنی دا خبرہ گناہ دہ چہ د دے کنسلٹیشن اوشی، تپوس او کری چہ تہ کوم خائے دیوال غوارے، کوم خائے کبے او سکول کبے چرتہ کنوے غوارے؟ یعنی دا د خہ گناہ خبرہ وہ چہ دوئی دومرہ پہ جرات سرہ د ایم پی اے حق مجروح کرے دے جی؟

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے ہرگز نہ دہ، دا کہ تاسو او گورئی، کہ پہ دے سوال باندے نظر او غورزوی نو سوال داسے دے چہ دا کومے پچیس لاکھ روپی ہغہ حلقے تہ ملاؤ شوے دی، بیا ہلتہ پہ کرک کبے

دوہ حلقے دی، چونکہ فرنیچر ایس آئی ڈی بی پہ توله صوبہ کنبے سکولونو تہ ورکوی نو دا دہ چہ بیا ہغہ فرنیچر کومو سکولونو تہ ورکرمے کیری نو ہغہ د ضرورت پہ بنیاد باندے ورکرمے کیری او ہرگز دا نہ دہ، زہ پخپلہ حلقہ کنبے ایم پی اے یمہ او زہ بہ نشاندھی کوم چہ او دے سکول تہ د فرنیچر ورکرمے شی۔ چونکہ پہ دیپارٹمنٹ کنبے نوی سکولونہ جویری، سکولونہ اپ گریڈ کیری یا بعضے سکولونو فرنیچر فرسودہ کیری نو چونکہ ہغہ ہلتنہ پروت وی او د ضرورت پہ بنیاد تقسیمیری نو مطلب دا دے، جواب صرف دا دے چہ مونہہ وضاحت کرے دے چہ کوم خائے کنبے چہ ضرورت وو، ہغہ سکولونو تہ فرنیچر ورکرمے شوے دے او ہرگز دا مطلب نہ دے چہ خدا نخواستہ ایم پی اے صاحب چہ کوم Recommendations دی یا چہ کوم د ہغوی خواہشات دی، ہغہ نظر انداز شوی دی یا ہغے تہ مونہ ہغسے Weight نہ دے ورکرمے نو داسے ہرگز نہ دہ خو بہر حال وضاحت شوے دے او ہغہ ضرورت مندو سکولونو تہ فرنیچر ورکرمے شوے دے جی۔

جناب سپیکر: محمد زمین خان صاحب، کونکین نمبر 830، موجود نہیں۔ مفتی صاحب دا سوال جوہرے نہ دے پڑھاؤ کرے۔ (تہقہ) کہ ہغہ نہ وی نو مفتی صاحب خوشتہ کنہ۔ Again محمد زمین خان۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب، سوال نمبر؟

Haji Qalnadar Khan Lodhi: Question No. 831.

Mr. Speaker: Any supplementary?

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز نمبر (د) کو دیکھیں تو اس میں سبجیکٹ

سپیشلسٹس، سائنس ٹیچرز اور مینجمنٹ کیڈر کو علیحدہ کیا گیا ہے، یہ گورنمنٹ کا بڑا اچھا اقدام ہے اور بائک

صاحب کی ان کوششوں کو ہم سراہتے ہیں اور یہ بہت اچھی محنت کر رہے ہیں اور اس سے اچھی تبدیلی آئیگی

لیکن سر، اس میں یہ ہوا ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے جن لوگوں کو سلیکٹ کیا ہے اور ان کے اشتہار میں

جو کوالیفیکیشن مانگی گئی ہے، ان میں سے سات اے ڈی اوز ایسے ہیں جو اس کو کوالیفائی نہیں کرتے اور اسی

طرح سے ای ڈی اوز جو ہیں، میرے پاس جو انفارمیشن ہے تو جو 240 انہوں نے کئے ہیں، اس میں سے

100 ایسے ہیں، اشتہار میں ان کا جو Criteria ہے، وہ اس کو پورا نہیں کر رہے ہیں تو اس طرح سے بڑی بے چینی سی پیدا ہو گئی ہے اور جو لوگ Already سیٹوں پر کام کر رہے ہیں، جو سبجیکٹ سپیشلسٹس نہیں ہیں، اگر ان سے Undertaking لی جائے کہ جو لوگ اپنی مرضی سے وہاں رہنا چاہتے ہیں اور پڑھانے میں تجربہ بھی ہے تو اس سے ہمارا زیادہ کام اچھا ہو رہا ہے تو ان کو بھی Accommodate کیا جائے۔ میری یہ استدعا ہے جی۔

جناب سپیکر: جی جناب آزیبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، قلندر لودھی صاحب نے جس طرف اشارہ کیا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے پارٹ پہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔ پبلک سروس کمیشن جو کہ Appointing authority ہے اور جو آفیسرز ہمیں چاہیے تھے، جتنی تعداد میں ہمیں چاہیے تھے اور Plus یہ کہ کوالیفیکیشن اور Experience کی جو بات قلندر لودھی صاحب نے کی ہے تو پبلک سروس کمیشن کے Recommendees بھیجنے کے بعد بالکل یہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان کو Scrutinize کر دے اور انہوں نے ٹھیک فرمایا ہے کہ ہم نے ان کو Scrutinize کیا ہے اور پانچ چھ لوگ ایسے ہیں جو Illegible نہیں ہیں لیکن بہر حال ہم نے ان چھ سات لوگوں کو Minus کر کے سمری بھیجی ہے چیف سیکرٹری صاحب کو اور پھر انشاء اللہ آگے سی ایم صاحب کو جائے گی۔ سپیکر صاحب، جہاں تک قلندر لودھی صاحب Proposal پیش کرتے ہیں تو سپیکر صاحب، مینجمنٹ اور ٹیچنگ کیدز کی جو Separation ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری حکومت کا کریڈٹ ہے اور یہ پبلک سروس کمیشن کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا، ہم خود اس کام کو نہیں نبھا سکتے تھے اور یہ کام ہم نے بڑی نیک نیتی سے کیا ہے ورنہ کوئی سیاسی حکومت یا کوئی سیاسی بندہ یہ نہیں چاہ رہا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اختیار کسی اور کو دیدے لیکن ہم نے اپنے ہاتھ سے جو اختیار پبلک سروس کمیشن کو دیا ہے تو اسی نیت سے دیا ہے کہ ایجوکیشن میں مینجمنٹ کی جو کمی تھی، انشاء اللہ وہ کمی دور ہوگی، لہذا یہ کام جو ہم نے کیا ہے تو یہ بڑی نیک نیتی سے ہم نے کیا ہے اور انشاء اللہ اس کے اچھے نتائج سامنے آئیں گے، انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اسرار اللہ خان، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، سوال نمبر؟

Mr. Israrullah khan Gandapur: 832 Sir.

جناب سپیکر: جی۔

* 832 جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008-09 کے اے ڈی پی میں محکمہ تعلیم نے ہر صوبائی حلقہ کیلئے 25 لاکھ روپے کے حساب سے پی ٹی سی کی مد میں رقم مختص کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم رواں سال 2009-10 کے اے ڈی پی میں موجود نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ رقم کن کن اضلاع کو دی گئی ہے، نیز جن اضلاع کو رقم نہیں ملیں، اس کی کیا وجوہات ہیں، آیا اضلاع کو رقم مہیا کرنے کا کوئی میکنزم (طریقہ کار) موجود ہے؛

(ii) کیا حکومت سرحد ان افسران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے جن کی بظاہر سستی کی وجہ سے اس سکیم کے ثمرات ان محروم اضلاع کے تعلیمی اداروں تک پہنچ نہیں سکے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) مذکورہ رقم جملہ 24 اضلاع کو بذریعہ پی ٹی سی فنڈز، سالانہ ترقیاتی پروگرام 2008-09 کے تحت جاری کی گئی ہے اور جہاں تک مذکورہ رقم کے اجراء کے طریقہ کار کا سوال ہے تو وہ کچھ یوں ہے:

- محکمہ مالیات صوبہ سرحد کی جانب سے محکمہ تعلیم کی صوابدید پر فنڈز کا اجراء کیا گیا۔
- محکمہ تعلیم نے یہ فنڈز جملہ ضلعی تعلیمی افسران کو جاری کئے تاکہ مذکورہ فنڈز متعلقہ ایم پی اے کی مشاورت سے کونسل برائے اساتذہ و والدین (PTC) کو منتقل کئے جائیں۔
- مزید برآں یہ شرط رکھی گئی کہ متعلقہ ضلعی افسران مذکورہ فنڈز کی پی ٹی سی کو منتقلی باقاعدہ انتظامی منظوری کے تحت کریں گے، نیز ضلع کے اکاؤنٹ آفیسرز سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مختص کی گئی رقم کے مطابق یہ فنڈز پی ٹی سی کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرائیں گے۔

جہاں تک رقم نہ ملنے کی وجوہات کا سوال ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ہذا کو تا حال کسی بھی ضلعی دفتر کی جانب سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

(ii) اگر ایسے کوئی شواہد یا ثبوت دستیاب ہوں کہ کسی افسر کی نااہلی یا کوتاہی کی وجہ سے اس سکیم کے ثمرات محروم اضلاع کو نہ پہنچ سکے تو محکمہ ہذا اس کے خلاف انضباطی کارروائی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ اچھا اقدام تھا لیکن سر میں سمجھتا ہوں کہ اس میں محکمہ تعلیم سے زیادہ محکمہ فنانس کا قصور ہے کیونکہ انہوں نے تو ہرزوں کو اپنی

اپنی ایلو کیشن کی تھی، 25 لاکھ ہر کانسی ٹیونی میں خرچ ہونے تھے اور انہوں نے جب یہ ریلیز کی ہیں تو وہ مارچ میں کی ہیں اور پھر جب انہوں نے ریلیز کا لیٹر کیا ہے، تو وہ ہو گیا ہے جولائی میں اور سر، اس کے میرے پاس ثبوت موجود ہیں کہ وہ صرف ٹانک اور نوشرہ کو، یہ دو اضلاع میرے نوٹس میں ہیں، اس کے علاوہ یہ جتنی بھی اماؤنٹ ہے، یہ Lapse ہو گئی ہے تو میں نے یہ سوال اس وجہ سے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا اور محکمہ تعلیم بھی اپنے جواب میں یہ کہتا ہے کہ اگر کسی نے یہ Utilize نہیں کی تو ہم ان کے خلاف کارروائی کا حق محفوظ رکھتے ہیں، یہ جز (ii) میں جواب دیتے ہیں، تو سر میری گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ ڈی آئی خان والا جو لیٹر ایٹو ہوا ہے، وہ میرے پاس ہے، وہ میں مختصراً بابت صاحب کے نوٹس میں لاتا ہوں، وہ

اسے کہتے ہیں کہ: “As the release of the above ADP scheme received on 11-07-2009 through fax from the Chief Planning Officer, Elementary and Secondary Education, Peshawar when the current financial year was closed. Now the undersigned is unable to draw the above mentioned amount. Therefore, you are requested to kindly revalidate amount Rs.12.5 million for the above mentioned scheme, please.”

30- نے اور یہ لیٹر انہوں نے۔ 08-2009 کو لکھا ہے۔ میری بابت صاحب سے یہ گزارش ہے کہ چونکہ یہ اے ڈی پی سکیم تھی تو اس پہ ابھی اگر آپ مہربانی کر کے سی ایم صاحب کو نان اے ڈی پی کی سکیم کے طور پر ایک سمری بھجوائیں، کیونکہ یہ اماؤنٹ تو، جب وہ Transaction ہو گئی تو سال گزر گیا، وہ یقیناً Lapse ہو گئی ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ جن اضلاع نے یہ Utilize نہیں کی، پہلے ان سے پوچھ لیں اور مزید براں یہ کہ جن کو نہیں ملا تو ان کو یہ فنڈ مل جائے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی، جناب بابت صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل سپیکر صاحب، زہ خوتا سو تہ ہم دا درخواست کومہ چہ زمونہ پہ اکثر و مسئلو کنبے، خنگہ چہ اسرار خان خبرہ او کپہ نو فنانس ڊیپارٹمنٹ پہ دے ریلیز کنبے جی ڊیر زیات دغہ کوی، زہ بہ دا او وایم چہ دے نہ پوہیرم چہ د Hesitation نہ کاراخلی او بیا داسے صورت حال مخے تہ راشی چہ بیا ہغہ وخت تیر شی او ہغہ فنڈ زمونہ ڊیپارٹمنٹ تہ ریلیز نہ شی نو زہ بہ تاسو تہ ہم دا درخواست کوم جی چہ کہ فنانس ڊیپارٹمنٹ تہ تاسو پہ خپل حکم باندے او وایی چہ کیس تو کیس زمونہ دا مسئلے دغہ کوی نو دا بہ مونہ تہ ڊیرہ

زیاتہ اسانہ وی جی۔ سپیکر صاحب، د پی پی سی فنڈ پہ حوالہ باندے بہ زہ دا
یوہ خبرہ او کرم چہ مونر۔ خومرہ ایم پی ایز یو، زمونر۔ خومرہ مشران چہ دلته دی،
کہ مونر۔ پہ ہغے کنبے ذاتی دلچسپی واخلو نو نہ صرف د پی پی سی د فنڈ
Utilization بہ ڍیر شفاف شی بلکہ ہغہ بہ In time ہم شی او بلہ دا چہ زمونر۔ پہ
سکولونو کنبے کومے مسئلے دی نو بعضے بعضے Petty مسئلے داسے وی چہ
ہغہ د پی پی سی فنڈ سرہ مونر۔ ڍیر زیات پہ بنہ انداز حل کولے شو نو زہ تاسو
تہ ہم دا خواست کوم، کہ تاسو ہغہ افسرانو تہ او وائی نو مونر۔ تہ بہ ڍیرہ اسانہ
شی۔

جناب سپیکر: یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ سکولوں کو ان چیزوں سے مبرا رکھیں، یہ
چھوٹی چھوٹی ضرورتیں ہوتی ہیں اور یہ ہمارے Nation building ادارے ہیں، ان کو بلاچوں وچراں
فوری یہ ریلیز کئے جائیں۔ د دے Follow up او کړئ چہ کم از کم دا پی پی سی فنڈ
ایسار نہ شی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Malik Qasim Khan Khattak Sahib, Malik Qasim
Khan Khattak Sahib. Not present. Noor Sahar Bibi. Not present.
Again, Qasim Khan Khattak Sahib.

جناب نصیر محمد میداد خیل: سر! پہ دے 852 کنبے زما سپلیمنٹری سوال دے جی۔
جناب سپیکر: 852، اودر پرہ جی، دا 851 دے لا، موجود نہیں۔ ملک قاسم خان خٹک، موجود
نہیں۔ جی نصیر محمد خان، د ملک قاسم خان خٹک صاحب سوال دے،
تاسو۔۔۔۔۔

Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: 852.

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب نصیر محمد میداد خیل: جی ہاں۔ سر، پہ دیکنبے دوئی پہ دے جز (الف) کنبے
ورکری دی چہ "آیہ درست ہے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ کے ملازمین کے خلاف نیب اور انٹی کرپشن کے
کیسز موجود ہیں" نو پہ جواب کنبے وائی چہ "جی نہیں" تو کیا منسٹر صاحب اس کو Verify
کرتے ہیں کہ یہاں ان کے خلاف کوئی کیس درج نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: ہغوی خو وئیلی دی چہ نشنہ کنہ؟ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے دہ چہ دوئی دا سوال کرے دے چہ آیا د ٹیکسٹ بک بورڈ چہ کوم ملازمین دی، د ہغوی خلاف د نیب یا د انتہی کرپشن خہ کیس موجود دے؟ مونر وایو چہ کیس نشنہ خو دا دہ چہ یواخے د ٹیکسٹ بک بورڈ خبرہ نہ دہ جی، سپیکر صاحب، کہ د چا خلاف ہم د کرپشن خہ خبرہ وی یا د بدعنوانی خلاف خہ خبرہ وی، بالکل ما خو پہ دے فورم باندے دا خبرہ کرے دہ چہ مونرہ پہ خپل دیپارٹمنٹ کنبے د ہیچا نہ وکالت کوؤ او نہ د ہغوی دلالت کوؤ، بے شکہ کہ د چا خلاف خہ خبرہ وی، انتہی کرپشن تہ ہغہ تلی وی، نیب تہ تلی وی د ہغوی خلاف کیسونہ نو ہغہ خلق بہ بذات خود د ہغے خیز جوابدہ وی چہ خوک خدائے مہ کرہ پہ بدعنوانو کنبے یا پہ ہغہ کرپشن کنبے ملوث وی نو لہذا مونرہ خو، تاسو سوال کرے دے چہ آیا کیسونہ شتہ نو مونرہ وئیلی دی چہ کیس نشنہ، بہر حال کہ بیا داسے خہ خبرہ وی چہ د ہغوی پہ نوٹس کنبے وی نو مونرہ پہ نوٹس کنبے د راوی انشاء اللہ چہ مونرہ نہ خنگہ کیدے شی ہغسے بہ کوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you. Noor Sahar Bibi, not present. Mr. Javed Abbasi Sahib, not present. Again Javed Abbasi Sahib, not present. Again Javed Abbasi Sahib, not present. Adnan Wazir, Question number?

Mr. Adnan Khan: 761.

جناب سپیکر: جی۔

* 761۔ جناب عدنان خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2003ء سے پہلے مڈل سکولوں میں فزیکل ایجوکیشن ٹیچرز خدمات سرانجام دے رہے تھے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ سال 2003ء میں مڈل سکولوں سے پی ای ٹی اور ٹی ٹی (تھیولوجی ٹیچر) کی پوسٹ کو ختم کر دیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مئی 2003ء میں مڈل سکولوں میں ٹی ٹی (تھیولوجی ٹیچر) کی پوسٹ کو بحال کیا گیا ہے اور پی ای ٹی کی پوسٹ کو ابھی تک بحال نہیں کیا گیا؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ اپریل 2004ء میں ضلع شانگلہ کیلئے اور مارچ 2006ء میں ڈی آئی خان کیلئے فزیکل ایجوکیشن ٹیچرز بحال کر دیئے گئے ہیں جبکہ بقایا 22 اضلاع ان پوسٹوں سے محروم چلے آ رہے ہیں؛

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ان 22 اضلاع میں پی ای ٹی ٹیچرز کی آسامیاں بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) جی ہاں، درست ہے۔

(ه) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مڈل سکولوں میں پی ای ٹی کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ طلباء کی ذہنی نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی نشوونما بھی ضروری ہے، لہذا محکمہ ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں باقیماندہ 22 اضلاع میں بھی پی ای ٹی ٹیچرز کی آسامیوں کی بحالی کا کیس Under process ہے اور جو نئی قانونی تقاضے پورے ہونگے تو جلد ہی ان آسامیوں کی بحالی کا مراسلہ جاری کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عدنان خان: نہ جی، بس مطمئن یمہ خکہ چہ پہ دیکھنے دوئی دا راوستے دی چہ Under process دے۔

Mr. Speaker: Thank you, 'Question`s Hour` is over.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

765 _ محترمہ زرگس شمین: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 09-2008 کے سیریل نمبر 17 کے حوالے سے Lady Teachers Mobility Program کے تحت صوبہ میں دو منتخب ضلعوں کی منظوری دی ہے؛

(ب): آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پروگرام کیلئے ایک کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ پراجیکٹ کن کن ضلعوں میں ہیں؛

(ii) تاحال اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور منصوبے کی تکمیل کب تک ہوگی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔ ضلع بونیر میں -/62,50000 روپے اور ضلع لکی مروت میں مذکورہ پروگرام کیلئے -/93,56000 روپے ریلیز ہو چکے ہیں۔

(ج) (i) مذکورہ پراجیکٹ ضلع بونیر اور لکی مروت میں ہے۔

(ii) ضلع بونیر میں 2010-05-31 تک اس پروگرام پر -/36,77,830 روپے خرچ ہوئے ہیں جبکہ ضلع لکی مروت میں 2010-06-15 تک اس پروگرام پر -/93,56000 روپے خرچ ہوئے ہیں اور منصوبے کی تکمیل 2010-06-30 تک تھی۔

774 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر میں کڈھ کے مقام پر گورنمنٹ ہائی سکول کو 14 سال پہلے اپ گریڈ کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی تاحال ڈل سکول کڈھ کی بلڈنگ میں طلباء کو پڑھایا جا رہا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ انتہائی گرمی و سخت سردی اور بارش کے موسم میں طلباء باہر آسمان کے نیچے سبق پڑھتے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکول کے طلباء کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے سکول کی بلڈنگ کب تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ سکول 1979 میں غیر ترقیاتی بنیاد پر اپ گریڈ کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) مذکورہ سکول کی عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 قابل استعمال کمروں کی تعداد

7 بوسیدہ کمروں کی تعداد

چونکہ مذکورہ سکول غیر ترقیاتی بنیاد پر اپ گریڈ کیا گیا تھا، لہذا سکول میں مزید تعمیر نہیں ہوئی ہے، اسلئے طلباء کیلئے مناسب سہولت موجود نہیں ہے۔

(د) حکومت ترقیاتی بنیادوں پر مذکورہ سکول کی بلڈنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

783 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سال 2008-09 میں بنیادی سہولیات کی غرض سے ہر ایم پی اے کیلئے اپنے حلقے کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کیلئے 2.5 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ میرے حلقے پی ایف 41 کرک میں مذکورہ رقم ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) نے میری سفارشات کو نظر انداز کر کے اپنی صوابدید پر اپنے منظور نظر اشخاص کے ذریعے خرچ کی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ایجوکیشن) کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں EDO (E&SE) کرک کی ارسال کردہ رپورٹ کے مطابق تفصیل درج ہے:

محکمہ خزانہ خیبر پختونخوا پشاور نے مراسلہ نمبر SO(Dev-I)FD/1-284/2008-9/E&SE/ مورخہ 23-04-2009 کے تحت مذکورہ رقم کو Capital سے Revenue میں Reappropriate کیا۔ مذکورہ رقم ضرورت کی بنیاد پر ضلع کرک کے سکولوں کیلئے فرنیچر کی خریداری پر خرچ کی گئی اور ضلع کرک کے دونوں صوبائی حلقوں پی ایف 40 اور پی ایف 41 کے سکولوں کو منصفانہ طور پر فرنیچر کی سپلائی کی گئی۔ پی ایف 40 اور پی ایف 41 کے سکولوں کو فراہم شدہ فرنیچر کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ج) جز (ب) کے جواب کی روشنی میں حکومت ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ابتدائی و ثانوی تعلیم) کرک کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

830 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نادار طلباء کو علم کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے خطیر رقم خرچ کر رہی ہے؟

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکومت اس سلسلے میں ہر سال نادار طلباء کو وظائف بھی دیتی ہے؟
(ج) آیا یہ درست ہے کہ نادار طلباء پر مشتمل بک فاؤنڈیشن اور دیگر کتابیں چھپوانے والے اداروں سے رعایتی نرخوں پر کتابیں خرید کر فراہم کی جاتی ہیں؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2008-09 میں کتنے طلباء کو وظائف اور رعایتی نرخوں پر کتابیں مہیا کی گئی ہیں، ہر ضلع کی الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، صوبائی حکومت دوسری سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ سکولوں میں پڑھنے والے کے جی سے لیکر بارہویں جماعت کے تمام طلباء و طالبات کو مفت کتابیں فراہم کرتی ہے اور چھٹی جماعت سے لیکر دسویں جماعت تک تمام طالبات کو دو سو روپے ماہانہ وظیفہ دیتی ہے، اس میں نادار اور غیر نادار طلباء و طالبات کی تخصیص نہیں ہے۔
(ب) جی نہیں، حکومت صرف گورنمنٹ سکولوں میں چھٹی سے لیکر دسویں جماعت تک کے طالبات کو دو سو روپے ماہانہ وظیفہ فراہم کرتی ہے، اس میں نادار اور غیر نادار طالبات کی تخصیص نہیں ہے۔

(ج) جی نہیں، حکومت خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ سے رعایتی نرخوں پر کتابیں خرید کر گورنمنٹ سکولوں میں پڑھنے والے کے جی سے لیکر بارہویں جماعت تک کے تمام طلباء و طالبات کو مفت فراہم کرتی ہے۔

(د) حکومت طلباء کو نہیں بلکہ طالبات کو وظائف فراہم کرتی ہے۔ سال 2008-09 کے دوران چھٹی کلاس سے لیکر دسویں تک کی 2,57,413 طالبات کو وظائف دیئے گئے جن کی ضلع وار تفصیل فراہم کی گئی۔ اسی طرح 43,42,838 طلباء و طالبات کو مفت کتابیں فراہم کی گئیں جن کی ضلع وار تفصیل بھی فراہم کی گئی۔

831 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم قوم کے بچوں کا مستقبل سنوارنے کیلئے ایمانداری، دیانتداری اور مستعدی کے ساتھ بروقت کام نہیں کر رہا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے افسران بالا محکمہ میں بے قاعدگیاں روکنے کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف قسم کی ہدایات/ احکامات جاری کرتے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت غفلت، کاہلی، نااہلی اور بروقت مکمل معلومات افسران بالا کو فراہم نہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی میں بھی ناکام رہی ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے حال ہی میں سبجیکٹ سپیشلسٹ، سائنس ٹیچرز اور غیر متعلقہ افسران کو انتظامی عہدوں سے الگ کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کر کے تمام ای ڈی اوز کو مذکورہ نوٹیفیکیشن پر عملدرآمد کرنے کیلئے ڈیڈ لائن دی ہے؛

(ه) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ نے مذکورہ پالیسی/ احکامات پر کس حد تک عملدرآمد کیا ہے اور عملدرآمد نہ کرنے والے افسران کے خلاف کیا تادیبی کارروائی کی گئی ہے، نیز مذکورہ پالیسی کے تحت ہونے والے تبادلوں اور تبدیل ہونے والے افسران کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی نہیں۔

(د) جی ہاں، درست ہے، اس سلسلے میں متعلقہ اساتذہ کرام پشاور ہائی کورٹ چلے گئے تھے لیکن ہائی کورٹ نے حکومت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

(ه) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ محکمہ ہذا اپنے متعارف کردہ پالیسی/ احکامات پر کافی حد تک عملدرآمد کر چکا ہے اور ماہر مضمون اساتذہ، سائنس اساتذہ اور غیر متعلقہ افسران کو انتظامی عہدوں سے الگ کر کے اپنے متعلقہ سکولوں کو پڑھانے کے واسطے بھجوا چکا ہے، سوائے مندرجہ ذیل اساتذہ/ افسران کے جنہوں نے تاحال اپنی تبدیل شدہ یعنی اصلی پوسٹوں پر چارج نہیں لیا ہے اور بدستور منسٹر صاحبان/ قائد حزب اختلاف کے دفاتر میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

1- فرید اللہ (ایس ایس) پی ایس ٹو منسٹر لیبر

2- بخت افسر (ایس ایس) پی ایس ٹو منسٹر سوشل ویلفیئر

3- مشتاق منڈان (ڈی پی ای) پی ایس ٹو منسٹر اوقاف

4- محمد طاہر (ایس ایس) پی ایس ٹو جناب اکرم خان درانی (لیڈر آف دی اپوزیشن)

تبدیل ہونے والے افسران کی تفصیل فراہم کی گئی۔

833 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مراسلہ نمبر 115/PET/iii-AE مورخہ 14-01-2009 ڈائریکٹر ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پشاور، مراسلہ نمبر SO-I/CMS/NWFP/3-1/2009 مورخہ 15-06-2009 وزیر اعلیٰ صاحب سے سیکرٹری ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پشاور اور درخواست بوساطت وزیر ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن مورخہ 4 جولائی 2009 اور حکمانہ اپیل نمبر KK 1157-EDO مورخہ 03-09-2009 بوساطت ای ڈی او کرک پر سیکرٹری ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے پیشرفت کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ ان مراسلوں کی روشنی میں متاثرہ شدہ اساتذہ کرام کی اپ گریڈیشن کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ ان اساتذہ کے ساتھ کی گئی ناصافی کا ازالہ ہو سکے؟
جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، اس ضمن میں محکمہ خزانہ کی ہدایات کی روشنی میں جناب وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی منظوری کیلئے نظر ثانی شدہ خلاصہ محکمہ خزانہ کی وساطت سے ارسال کیا جا چکا ہے، خلاصہ منظور ہونے کی صورت میں ضروری کارروائی کی جائے گی۔

835 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ شہری و دیہی علاقوں میں طلباء و طالبات کی Enrolment کی جاتی ہے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نااہل اساتذہ کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے؛
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جواب اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ تین سالوں کے بورڈ امتحانات کا نتیجہ کتنے فیصد اور مارکس گریڈ وائز کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) تین سالوں کے دوران جن نااہل اساتذہ کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) صوبہ بھر کے تمام بورڈ کے گزشتہ تین سالوں 2007، 2008 اور 2009 کا نتیجہ، فیصد اور مارکس گریڈ وائز کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) گزشتہ تین سالوں کے دوران متعلقہ بورڈز نے جن نااہل اساتذہ کے خلاف کارروائی کی ہے، اس کی تفصیل ایوان میں فراہم کی گئی۔

851 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ قانون کے مطابق کاغذ خریدتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹیکسٹ بک بورڈ نے 09-2008 کے دوران کتنا کاغذ کس سے اور کہاں سے خریدا اور اس وقت کتنا کاغذ موجود ہے، سٹور کا کرایہ کتنا ہے اور قانون کے مطابق کتنا کاغذ کتنے عرصے کیلئے خریدا جاسکتا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، سرحد ٹیکسٹ بک بورڈ قانون کے مطابق کاغذ خریدتا ہے جس کی باقاعدہ منظوری جناب گورنر صاحب نے 03 مئی 2005ء کی ایک سمری میں دی تھی، جس میں ایک باختیار کمیٹی برائے کاغذ خریداری کی بھی منظوری دی گئی ہے۔ سمری کی کاپی ایوان میں پیش کی گئی۔

(ب) ٹیکسٹ بک بورڈ نے مالی سال 09-2008 (تعلیمی سال 10-2009) کیلئے قواعد کے مطابق کل 10,000 میٹرک ٹن کاغذ خریدا جس کی تفصیل درج ذیل ہیں:

(1) (i) پریمیر پیپر ملز، لاہور 5,000 میٹرک ٹن

(ii) منڈیالی پیپر ملز، لاہور 5,000 میٹرک ٹن

کل کاغذ 10,000 میٹرک ٹن

(2) مالی سال 09-2008 (تعلیمی سال 10-2009) کے آخر میں گودام میں کل 2,300 میٹرک ٹن کاغذ بچا تھا۔

(3) کاغذ کیلئے دو گودام کرایہ پر لیے گئے تھے جن کا کرایہ بالترتیب -/1,560,000 روپے اور -/45,000 روپے ماہانہ تھا۔

(4) کاغذ عموماً 8 سے 10 میٹرک ٹن ایک تعلیمی سال کیلئے خریدا جاتا ہے۔

852 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ کے ملازمین کے خلاف نیب اور انٹی کرپشن کے کیسز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ٹیکسٹ بک بورڈ کے ملازمین اور افسران کے خلاف گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دائر کئے گئے کیسوں کی تعداد، کتنے کیسوں پر فیصلے ہوئے ہیں، نیز زیر سماعت کیسز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بورڈ کے کسی ملازم / افسر کے خلاف کوئی بھی کیس نیب یا انٹی کرپشن کے ساتھ رجسٹرڈ / درج نہیں ہوا۔

874 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے نصاب میں تبدیلی کی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2008-09 کے دوران نصاب میں تبدیلی کیلئے جن ماہرین تعلیم کی خدمات حاصل کی گئی ہیں، ان کے نام، گریڈ اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) سال 2008-09 کے دوران سکولوں کے پرنسپل صاحبان اور دوسرے ماہرین کی مشاورت / تجاویز اور ان پر عملدرآمد سے متعلق پیشرفت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) محکمہ ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے نصاب میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ نصاب میں تبدیلی صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے، نصاب میں تبدیلی مرکزی حکومت وزارت تعلیم Curriculum Wing اسلام آباد کے اختیار میں ہے اور مرکزی حکومت نے 2006 کے بعد نصاب میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

(ب) (i) چونکہ جز (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے، اسلئے اس ضمن میں کوئی تفصیل موجود نہیں ہے۔

(ii) چونکہ جز (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے، اسلئے اس ضمن میں کوئی تفصیل موجود نہیں ہے۔

945 - جناب محمد حاوید عیسیٰ: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گزشتہ دو سالوں کے دوران تمام اضلاع میں سکولوں کیلئے فرنیچر فراہم کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے کے کن کن سکولوں کو کتنی مالیت کا فرنیچر فراہم کیا گیا ہے اور یہ فرنیچر کہاں سے اور کس کے حکم پر خریدا گیا؛

(ii) ضلع ایبٹ آباد کے جن سکولوں کو فرنیچر فراہم کیا گیا ہے، سکول وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔ تمام اضلاع میں سکولوں کیلئے فرنیچر کی فراہمی کی تفصیل مہیا کی گئی۔

(ب) (i) صوبے کے جن سکولوں کو جتنی مالیت کا فرنیچر فراہم کیا گیا ہے، اس کی تفصیل سوال کے (الف) جز کے جواب میں پہلے ہی دی گئی ہے۔ یہ فرنیچر گورنمنٹ کی مروجہ پالیسی کے تحت پاک جرمن ووڈن فیکٹری سے ڈی سی او کی سربراہی میں قائم کردہ ڈسٹرکٹ پریچیز کمیٹی نے خریدا ہے۔

(ii) ضلع ایبٹ آباد کے جن سکولوں کو فرنیچر فراہم کیا گیا ہے، اس کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

946 _ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت تعلیم کی مد میں خطیر رقم خرچ کر رہی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت ہر سال تعلیم کی مد میں کتنی رقم خرچ کرتی ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ دو سالوں میں میٹرک کے سالانہ نتائج کی پوزیشن کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؛

(ii) صوبہ بھر کے تمام سکولوں میں ایک طالب علم پر حکومت کا ایک سال کے دوران اوسطاً کتنا خرچہ آتا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) حکومت ہر سال تعلیم کی مد میں تقریباً 33274.68 ملین روپے خرچ کرتی ہے، ضلع وائز تفصیل اور گزشتہ دو سالوں میں میٹرک کے سالانہ نتائج کی پوزیشن بلحاظ بورڈ فراہم کی گئی۔

(ii) صوبہ بھر کے تمام سکولوں میں ایک طالب علم پر حکومت کا ایک سال کے دوران اوسطاً 9243 روپے خرچہ آتا ہے۔

کل خرچہ برائے سال 2009-10 33274.68 ملین

طلباء کی تعداد 3.6 ملین

فی طالب علم اوسطاً سالانہ خرچ 9243 روپیہ

983 جناب محمد حاوید عباسی: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے 09-2008 اور 10-2009 کے دوران صوبے میں اساتذہ بھرتی کئے ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد میں کلریکل سٹاف بھی بھرتی کیا گیا ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبے میں گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنے اساتذہ بھرتی کئے گئے ہیں، ضلع وائز تفصیل بمعہ پالیسی جس کے تحت بھرتی کی گئی ہے، فراہم کی جائے؟

(ii) ضلع ایبٹ آباد میں کتنا کلریکل سٹاف بھرتی کیا گیا ہے اور کن کن آسامیوں پر بھرتی کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) (i) ضلع وائز اساتذہ کی بھرتی کی تفصیل ایوان میں پیش کی گئی، نیز پالیسی بھی ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) ضلع ایبٹ آباد میں کل آٹھ کلریکل سٹاف بھرتی کیا گیا ہے اور انہیں جو نیئر کلرک کی پوسٹوں پر بھرتی کیا گیا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: حافظ اختر علی صاحب، ملک قاسم خان خٹک صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا، سمیع اللہ علیزئی، ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب اور جاوید عباسی صاحب نے 14-01-2011 جبکہ وجیہہ الزمان خان نے 14-01-2011 تا اختتام اجلاس رخصت

طلب کی ہے تو: Is the House prepared to grant them leave?

Members: Yes.

Mr. Speaker: The leave is granted.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

ڈاکٹر اقبال دین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، مفتی کفایت اللہ صاحب، فرسٹ۔

ڈاکٹر اقبال دین: سپیکر صاحب! زہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کی ریکویسٹ پہلے آئی ہے، مفتی صاحب کی پہلے آئی ہے۔ جی مفتی صاحب۔

رسمی کارروائی

مفتی کفایت اللہ: شکر یہ جی۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کو ایک افسوس ناک خبر کے بارے میں مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ عدم تحفظ کا احساس تو پہلے سے موجود ہے لیکن صحافی بھائیوں کا عدم تحفظ زیادہ ہو گیا ہے اور کل کراچی میں ایک صحافی ولی خان بابر کو ٹارگٹ کلنگ کے ذریعے شہید کر دیا گیا ہے اور ٹارگٹ کلنگ کے بارے میں جناب سپیکر صاحب، اس اسمبلی کا ایوان گواہ ہے کہ آپ کی سربراہی میں ہم نے ٹارگٹ کلنگ کے بارے میں چیخ و پکار کر کہا کہ خدا کیلئے پختونوں کو نہ مارا جائے، خدا کیلئے نہ مارا جائے اور جناب سپیکر صاحب، میں اس سے بھی زیادہ دکھ سے کہتا ہوں کہ یہاں میرے بھائیوں اے این پی والوں کی حکومت ہے اور میرے یہی اے این پی والے بھائی سندھ کے اندر بھی مشترکہ حکومت چلا رہے ہیں، میں الزام نہیں دے رہا، میں دکھ کی بات کر رہا ہوں، میں رونا بنا رہا ہوں کہ خدا کیلئے اس حکومت سے، اس کرسی سے یہ فائدہ اٹھایا جائے کہ میرے کراچی کے پختون محفوظ ہو جائیں۔ میں کراچی والوں کا دشمن نہیں ہوں، میں اس کی تعمیر کے اندر حصہ لیتا ہوں، میں لوگوں کو وہاں بہتر سہولتیں دیتا ہوں، معاش کیلئے میں وہاں جاتا ہوں اور اگر معاش کیلئے میں وہاں جاتا ہوں تو میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔ میں کسی قوم کا مخالف نہیں ہوں، نہ میں پنجابی کا مخالف ہوں، نہ میں مہاجر کا مخالف ہوں، نہ میں سندھی کا مخالف ہوں تو پھر مجھے وہاں رہنے کیوں نہیں دیا جاتا؟ اور آج میں ایک صحافی کی بات کر رہا ہوں لیکن جناب سپیکر، میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے ان لوگوں کے بارے میں بھی جو صحافی نہیں ہیں، جن کی خبر 'جیو' پہ نہیں چلتی، جن کا کوئی پوچھتا نہیں ہے، جن کیلئے رحمان ملک اور وزیر اعظم صاحب مشترکہ، جو انٹرنیشنل کمیٹی نہیں بناتے۔ ایسے لوگ بہت زیادہ ہیں جو تھڑوں پہ وہاں رہتے ہیں، جو قومہ خانوں میں وہاں کام کرتے ہیں، جو گاڑیاں چلاتے ہیں، رکشہ چلاتے ہیں لیکن آج ان کو عدم تحفظ کا احساس ہے۔ میری بد قسمتی ہے، یہ میری تقدیر کے اندر لکھ لیا گیا ہے کہ میں جہاں رہوں گا تو وہاں آگ ہوگی، وہاں خون ہوگا،

وہاں گولیاں ہونگی، وہاں بم ہونگے، کیا آج پختون اور قتل، پختون اور ظلم، پختون اور مظلومیت، یہ کوئی لازم و ملزوم ہو گئے ہیں؟ آج میں ولی خان بابر کی بات کرتا ہوں، ولی خان بابر کو اسلئے بھی مارا گیا ہے کہ وہ پشتو بولتا تھا اور ان کا تعلق ثروب سے تھا۔ جناب سپیکر، ہمیں بتایا گیا تھا کہ ٹارگٹ کلنگ ختم ہو گئی ہے، میں خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر کہتا ہوں کہ ٹارگٹ کلنگ ختم نہیں ہوئی، ہمیں اس کی خبریں نہیں آرہی ہیں، پریس میں نہیں آتا حالانکہ جنازے آتے ہیں، میتیں ہمارے علاقوں میں آتی ہیں، ہم کندھا دے دے کر تھک گئے ہیں، کس کے سامنے رو یا جائے، اگر آج ایوان کے اندر ہماری بات نہیں سنی جاتی تو میں رونے کیلئے کہاں چلا جاؤں؟ مجھے کوئی اور فورم نہیں ملتا کہ جن لوگوں کی میں نمائندگی کر رہا ہوں، میں ان کے سامنے شرمندہ ہوں کہ میں ان کے قتل کو روک نہیں سکتا، میں ان کے جنازوں کو نہیں روک سکتا اور میں ان کو ہمدردی نہیں دے سکتا۔ آج ولی خان بابر شہید صحافت ہے، ان کے نام کے ساتھ خان نہ ہوتا، وہ پشتو سپیکر نہ ہوتا یا وہ ثروب سے تعلق نہ رکھتا تو قطعاً اس کو ایسے نہ مارا جاتا، آج کوئی اور آدمی کیوں نہیں مارا جاتا؟ میں اس کو صرف صحافت کا قتل نہیں کہتا، میں اس کو کراچی میں رہنے والے اپنے پختون بھائیوں کا قتل کہتا ہوں اور یہ سیاسی قتل نہیں ہے، یہ خالصتاً گسانی قتل ہے اور یہ قتل خالصتاً قوم کی بنیاد پر ہو رہا ہے، ہمیں بتا دیا جائے کہ کیا ہم اس اکائی میں نہیں رہتے، ہم خیبر پختونخوا کے یونٹ میں نہیں رہتے، ہم بلوچستان کے بڑے حصے میں نہیں رہتے، کیا ہم آئین پاکستان کو نہیں مانتے، کیا ہم پاکستان کے جغرافیہ کو نہیں مانتے؟ جناب سپیکر، آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں اور میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس رونے کے اندر ہمارے ساتھ شامل ہو جائیے:

آ عندلیب ناداں مل کر کریں آہ و زاریاں تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل
 اگر میں کرسی پر بیٹھ کر پاکستان میں اپنے پختونوں کے قتل عام کو نہیں روک سکتا تو مجھے شرم
 آنی چاہیے، میں حزب اختلاف میں ہوں یا حزب اقتدار میں ہوں لیکن شرم مشترک چیز ہے، ہمیں
 احساس کرنا ہوگا، ہمیں اپنی غیرت کو دوبارہ جگانا ہوگا، ہمیں آنکھیں دکھانا ہونگی، یہ اقتدار عارضی چیز ہے،
 اصول مستقل ہوتے ہیں، اگر اقتدار کی اس کرسی پر بیٹھ کر ہم اپنے پختون بھائیوں کو Shelter نہیں دے
 سکتے، ان کو ہم منع نہیں کر سکتے، ٹارگٹ کلنگ روک نہیں سکتے تو ہم قوم کو کیا جواب دیں گے؟ یاد رکھیے کہ
 تین سال ہونے کو ہیں اور دو سال رہتے ہیں، ہمیں دوبارہ قوم کی عدالت میں جانا ہے، لوگوں نے ہمیں
 گریبان سے پکڑ کر کھینچنا ہے، ایک ایک آدمی نے ہم سے پوچھنا ہے کہ کیوں ہماری ٹارگٹ کلنگ ختم نہیں

ہوئی، ہمارے جنازے کیوں آرہے ہیں، ہمارا گناہ کیا ہے؟ ہمیں گناہ بتا دیا جائے تو ہم گناہ کا اعتراف کر کے خاموش ہو جائیں گے اور ہم سمجھیں گے کہ ہم گناہ گارہیں لیکن پختون گناہ گار نہیں۔ اگر پاکستان میں کوئی اور محب وطن ہے تو پختون اس سے بڑھ کر محب وطن ہے، اگر پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی محافظ کوئی اور قوم ہو سکتی ہے تو ہم بہتر ہیں، ہم نے پاکستان بنایا ہے، پاکستان بنانے کے بعد آج پاکستان بچانے کی بات ہے اور پاکستان بچانا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کے حوالے سے اس بات کو Highlight کرنا چاہتا ہوں کہ آج یہ اسمبلی اس طرح کا ایک متفقہ قدم اٹھائے تاکہ ہم قوم کو خوشخبری دے سکیں کہ آج کے بعد ٹارگٹ کلنگ نہیں ہوگی، پختونوں کو نہیں مارا جائے گا، پختونوں کو قتل نہیں کیا جائے گا اور اگر آج ہمارا ایوان اس سلسلے میں کوئی مشترکہ قدم اٹھاتا ہے، اگر حکومت والے ایک قدم چلیں گے تو ہم دو قدم چلیں گے۔ میری آج کی ان باتوں کو مخالفت میں نہ لیا جائے، ہمدردی میں لیا جائے، ایک بھیک مانگنے والے کی طرح میں آپ کے دروازے پہ آکر بھیک مانگ رہا ہوں، میری یہی پوزیشن ہے اور بھیک کس کیلئے مانگ رہا ہوں؟ اپنے مسلمانوں کیلئے مانگ رہا ہوں، اپنے بھائیوں کیلئے مانگ رہا ہوں، اپنے پختونوں کیلئے مانگ رہا ہوں اور آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ خدا کیلئے، خدا کیلئے ایسا جرات مندانہ قدم اٹھائیں کہ آج کے بعد یہ شکایتیں ختم ہو جائیں۔ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس غم کو شہر کرنے کیلئے، بانٹنے کیلئے مجھے موقع دیا۔ بہت زیادہ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ لودھی صاحب! آپ اور میاں صاحب ذرا یہ پریس کے بھائیوں کیلئے جائیں، کیا مسئلہ ہے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): او جی، زہ ہغوی راولمہ، مسئلہ ہم دا یوہ غتہ مسئلہ دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: واجد علی خان! تاسو ہم لار شی ورسره۔

وزیر اطلاعات: ہغوی د ولی خان بابر صاحب پہ شہادت باندے واک آؤت کرے دے، ہغوی ہم زہ راولم او د ہغے نہ پس بیا پہ دے باندے خبرے کوؤ چہ ہغوی دننہ راشی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لار شی جی، واجد علی خان! تاسو ہم ورسره لار شی، لودھی صاحب! تاسو ہم ورسره۔

وزیر اطلاعات: او بشیر جان ہم پہ دیکھنے شہید شوے دے۔

جناب سپیکر: لو دھی صاحب! تاسو ہم ورشی، قلندر خان لودھی صاحب، آپ اور واجد علی خان تینوں جائیں اور صحافی برادری کو لے آئیں۔ اقبال دین فاضل صاحب! میرے خیال میں آپ کو ٹائم دیتے ہیں تھوڑا سا، جب تک وہ آتے ہیں تو آپ وہ کر لیں۔

ڈاکٹر اقبال دین: مہربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دا یو بلہ غم خپلے خبرہ دہ او ہغہ دا دہ چہ د تیسکو عالم گودر سب ڊویژن شپہر اہلکار د ڊیوتی پہ دوران کبے اغواء کرے شوی دی، د دوئی تعلق د چمکنی، بدھ بیر، بنوں او ماشو خیلو سرہ دے۔ محترم سپیکر صاحب، د دوئی پہ بچو کبے، د دوئی پہ والدینو کبے او د دوئی پہ رشتہ دارو کبے غتہ بے چینی دہ، خفگان دے چہ د دوئی دا رشتہ دار د ڊیوتی پہ دوران کبے اغواء کرے شوی دی۔ سپیکر صاحب، د دے پہ بارہ کبے گورنر خیبر پختونخوا او پی اے خیبر ایجنسی تہ پہ کلکہ باندے وینا کول غواہی چہ پہ دے سلسلہ کبے د کوتلی اقدامات واخلی خکہ چہ دوئی پہ بارہ کبے کار کولو، د بجلی پہ لائن باندے ئے کار کولو او سببہ خدا نخواستہ کہ دغہ شان د دغے علاقے بجلی خرابہ وی نو ہیخ قسم اہلکار بہ د دغے بجلی د درست کولو د پارہ ہلتہ نہ ورخی۔ ہغہ بلہ ورخ چہ خہ وخت دا واقعہ اوشوہ نو د ہغے نہ پس د لنڈی کوتل او د جمرو د بجلی د تیسکو لہ طرفہ بند کرے شوہ او بیا د خیبر ایجنسی د پی اے او د تیسکو د ہائیڈرو یونین پہ مینخ کبے مذاکرات اوشو او د ہغوی بجلی ئے بحال کرہ۔ سپیکر صاحب، د ہغوی بجلی خو بحال شوہ خو زمونہر۔ دا ورونہ تر اوسہ پورے د اغوا کارو پہ لاسونو کبے دی، د دے د پارہ خصوصی اقدامات کول غواہی محترم سپیکر صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

وزیر (اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: او د رپری جی چہ دا یوہ ایشو ختمہ شی۔ جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات): جناب سپيڪر صاحب، زه د محترم ورور شڪر گزار یمه چه هغوی په دے باره کنبے خبره او کره، کوم خلق چه اغواء شوی دی، د هغوی خبره ئے او کره، په دے باره کنبے حکومت پوره کوشش کوی او دوی چه څنگه اوفرمائیل، د پولیټیکل ایجنټ سره به هم خبره او کرو او گورنر صاحب ته به هم ریکویسټ او کرو چه دوی زر تر زره هغه اهلکاران، هغوی د خدمت د پاره تلی وو، هلته د بجلئ چه کوم پرابلم وو، د هغه د حل کولو د پاره تلی وو او هغه ئے اغواء کړی دی نو دا ظلم دے، زیاتے دے او انشاء الله کوشش به کوؤ چه زر تر زر هغوی واپس راولو، شکریه۔

جناب سپيڪر: دے له لږ زیات اهمیت ورکوی، دا د خدمت خلق دی چه د خدمت خلق داسے اغواء کیری نو بیا به ډیر دغه وی۔ میان افتخار صاحب! دا ستاسو۔۔۔۔۔

وزیر (اطلاعات): سپيڪر صاحب، تاسو۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جی بسم الله۔

وزیر (اطلاعات): تاسو پخپله هم اولیدل چه صحافیانو ورونږو د ولی خان بابر په شهادت باندے واک آؤت کړے وو او دا خبره ئے په گوته کړے ده چه دا Target killing چه کوم کیری او خصوصاً د صحافیانو په حواله باندے خود دے سره سره دا چه د ولی خان بابر صاحب او د هغه په لواحقینو باندے چه کومه حادثه راغله ده، زه اول د صحافیانو ورونږو سره د همدردئ اظهار هم کوم او یقیناً چه د دوی د برادرئ سره ترلے وو خو هغه په ډیرو رشتو کنبے زمونږ سره هم ترلے دے او ورسره زمونږ د هغه ځائے ډیټی جنرل سپکرتیری بشیر جان چه هغه زخمی دے او د هغه دوه محافظ شهیدان شوی دی، دیکنبے شک نشته دے چه په کراچئ کنبے Target killing بند نه دے او دیکنبے هم شک نشته چه ډیر په منظمه طریقہ باندے کیری او د مخصوص مقاصدو د پاره کیری او د دے د پاره ډیر کوششونه شوی دی ځکه چه نصیر الله بابر صاحب ته هغه بله ورځ خراج عقیدت پیش کیدو نو دا د ټولو نه ورومبی خبره وه چه کراچئ له یو نصیر الله بابر پکار دے ځکه چه هغوی په کومه ژبه باندے پوهیږی نو یقیناً کیدے شی چه په هغه ژبه باندے دلته لا بل څوک نه پوهیږی ځکه چه د ایوان د بیچ کیدو د پاره یا د

اقتدار د بیج کیدو د پارہ زہ ډیر په افسوس سره وایم چه د حکومت د خلقو هم هغوی ته حاجت دے او د اپوزیشن د خلقو هم هغوی ته حاجت دے ځکه خو د هغه خلقو مغزو کار پریښودے دے چه که چرته هم په هغه ځائے کښے یو واقعه راشی، د نورو خلقو تلاشی به اغستے کیږی خو یو مخصوص خلقو ته به څوک گوتے نه نیسی، جلسے به کیږی، زمونږ خپلے جلسے به کیږی خو په هغه کښے به هغه خلقو ته گوته نه نیولے کیږی چه کوم خلق په رشتیا په دے Target killing کښے ملوث دی یا هغلته چه د چا لاس رسی۔ د بد قسمتی نه په ملک کښے داسے Crises راشی چه زمونږه مرکزی حکومت هم هغه مخصوص خلقو ته ناست وی او هغوی د خپل مقاصدو پوره کولو د پارہ خلق هم مړه کوی او په کرسو هم ناست وی خو چه کوم خلق د حکومت سره اپوزیشن ته لار شی نو هغه خلق هم بیا هغه خلقو ته ناست وی، دا نوره هم د شرم او د افسوس خبره ده، په ځائے د دے چه عوامی مسئلے اوچتے شی، کومو خلقو ته چه مسئله ده، هغه اوچتے شی، خیر دے که دا کرسی نه وی، خیر دے که حکومت نه وی خو چه کوم خلق مجرمان دی، کوم خلق قاتلان دی، هغه په هیڅ قیمت باندے معاف کول نه غواړی او هغوی له پوره پوره سزا ورکول غواړی۔ د کراچی په حواله باندے څوک د چا نه پټ نه دی، زمونږه چیف جسٹس تلو، زمونږه چیف جسٹس چه د پاکستان په تاریخ کښے د ټولو نه مضبوط ترین چیف جسٹس دے او په سومو ټو ایکشن اغستو کښے د هغه ثانی نشته خو تر دے وخته پورے چه کراچی ته د چیف جسٹس په تلو باندے زمونږ د پښتنو جنازے رااوچتے شوی او تر اوسه پورے سومو ټو ایکشن وانغستے شو۔ مونږه د سپریم کورټ چیف جسٹس ته خواست کوؤ چه په دے دومره مرحلو باندے تاسو سومو ټو ایکشنز اغستی دی، که په دغه مو سومو ټو ایکشن اغستے وے نو نون به په کراچی کښے دا پوزیشن نه وو، نن به دغه صورتحال نه وو خو نه پوهیږو چه د انصاف په دروازو کښے مصلحت دے، د ایوان په دروازو کښے مصلحت دے، د عوامو د سیاست په دروازو کښے مصلحت دے، د مصلحت په بنیاد باندے نن مونږ دے ځائے ته رارسیدلی یو۔ پاتے شوه دا خبره چه د کراچی نه لاشونه راځی، بالکل راځی، چاله راځی، کوم کورونو ته راځی، هغه خوئیندے مونږه په سترگو باندے ژریدلے لیدلی دی،

هغه خویندے موچه کوم دے ژریدلے لیدلی دی، که زمونږه خلقو طرف ته دا لاشونه راځی او که بلوچستان ته ځی نو د پښتنو لاشونه ځی او دا په دے بنیاد باندے چه پښتانه د دے خاورے سره مینه کوی۔ نن که د سندھ او د کراچی نه د پښتنو محنت او وینه اوباسی نو په کراچی کښے داسے قوم نه وو چه دا کراچی ئے دے ځائے ته رسوله وے؟ نن چه کارخانه چلیږی، زما په وینو چلیږی، نن که د کراچی هغلته رنراگانے دی نو د پښتنو په سر باندے دی، نن زه په دے باندے مجرم یم چه ما خدمت کړے دے، نن پښتانه هغلته یو شوی دی او په کراچی کښے چه کوم ظلم کیږی، د هغه خلاف آواز او چتوی ځکه دا تارگت شوی دی۔ مونږه دے خلقو ته وایو چه مونږه د هغه لارے سپاهیان یو چه مونږه د انگریز د وختو نه یریدلی نه یو، هغه وخت چه هغوی زمونږه جائیدادونه ضبط کړی دی، مونږ ئے جیلونو کښے تړلی یو، زمونږه خپل بچی ئے د تعلیمی مدرسو نه رااوبنکلی دی او مونږه د هغه نه یریدلی نه یو او تر هغه په آرام نه وو ناست، خلقو به وئیل انگریز ډیر مضبوط دے، د غر نه مضبوط دے، دوئ ورسره سر جنگوی، سر به ئے مات شی خو نن ټوله دنیا اولیدل چه د صبر، تحمل او د نه ستړی کیدونکی جدوجهد په بنیاد او د ایماندارئ په بنیاد نن د هغه فکر خلق شته دے چه د انگریز خلاف وو، نن انگریز نشته او د انگریز خلاف د باچا خان سپاهیان نن هم په میدان کښے ولاړ دی او د دے ظلم خلاف جهاد کوی (تالیاں) او مونږه په یوه مرحله هم یریدلی نه یو۔ په دے ځائے کښے د پښتنو خلاف چه په افغانستان کښے کوم سازش روان وو، مونږ د هغه نه په شا شوی نه یو، نن چه په دے خاوره د پښتنو بچو وینے توپږی، مونږ د دے نه په شا کیږو، مونږه خپل سرونه په تلو کښے ایښی دی، د دے پښتنے خاورے او د پښتون قوم د پاره جنگ کوؤ۔ داسے د کراچی دننه چه زمونږه د کوم کوم ځائے نه هم پښتانه راغلی دی، د هغه پښتنو د سر د گټے د پاره، د هغوی د عزت او ناموس د پاره مونږ خپل سرونه قربانوؤ، مونږ د هغه خلقو ارادو ته گورو، که چرته داسے نه وی نو زما پښتون څه له تلے دے؟ ډرائیورئ له تلے دے، محنت له تلے دے، مشقت له تلے دے، هغه خلق چه هغه د دے خاورے اوسیدونکی نه وو، کوم خلق چه په دے بنیاد راغلی دی چه هغوی نیغ په نیغه راغلل، د زمکو هم خاوندان شو، د

کورونو ہم خاوندان شو، نن د اقتدار ہم خاوندان دی، نن چه کوم دے په اقتدار کبے ناست هم دی او بیا د هغه نه پس دا ظلم چه کوم د دے خاورے اصلی اوسیدونکی دی، په هغوی خاوره تنگه ده، خداے ته او گورئ، د انصاف دا تقاضے پوره کول غواړی، د چا چه خپله خاوره ده، هغوی ته د اوسیدو حق ورکړئ، مونږ نه وایو چه څوک هم راغلی دی، که مهاجر راغلی دے، زه ورسره د انصار د ورور کردار ادا کوم، ما د خپلے خلے نمړئ نیمه کړے ده او هغه له مے ورکړے ده خو که نن وائی چه هور له راغلی نو د کور میرمن شوے، نن که هغوی په دے بنیاد باندے راغلی دی چه د پینتنو Target killing به کپړی، مونږه د ولی خان بابر چه رشتونے وو او په دغه ورځ چه هغه کوم رپورټنگ کړے دے، هغه چه کوم د ایماندارئ رپورټنگ کړے دے نو هغه خلق یریدلی دی چه د چا خلاف هلته ایکشن کیدو، هغه خلق بے نقابہ کیدل، هغه مجرمان بے نقابہ کیدل، هغلته رینجرز لگیا وو، پولیس لگیا وو او هغوی هغه خلق تارگت کول چه چا په Target killing کبے حصه اغستے وه، لهدا هغوی د خپلے یرے نه، د خپل جرم د پتیدو د وجے نه هغوی ز مونږ په ولی خان بابر صحافی باندے اټیک او کړو او دا ئے ولے او کړو؟ چه صحافیان خاموش کړی، صحافیان ویروی، دا کوم انصاف دے، رشتیا وئیل به جرم وی؟ زه صحافیانو ورونږو ته وایم چه مرگ خو د خدائے د طرفه مقرر دے، نه به په رشتیا وئیلو منع کپړئ او نه به د رشتیا وئیلو نه منع کپړو، سر به موقربان شی، د ولی خان بابر غوندے به ځان قربان کړو خو مونږ به په شاه کپړو نه سپیکر صاحب، د دے سره سره چه زمونږه بشیر جان نن زخمی پروت دے او خدائے پاک د مرگ نه بچ کړے دے، خدائے د ورله صحت ورکړی، د هغه دوه محافظان شهیدان شوی دی او دا په دے بنیاد چه هغه د عوامی نیشنل پارټی سره تعلق لرلو، زمونږ د سندھ صوبے ډپټی جنرل سیکرټری وو چه اوس قائمقام جنرل سیکرټری دے او هغه ټول عمر د دغه خلقو ظلم بنکاره کړے دے، د انصاف خبره ئے کړے ده نو نن په هغه باندے نیغ په نیغه اټیک شوے دے۔ سپیکر صاحب، تاسو دے انصاف ته او گورئ چه دے په ولی خان بابر باندے اټیک کوی نو تاسو ټولو تې وی کتلے دے، سرے ئے اودرولے دے، پیژندلے ئے دے، تپوس ئے ترے کړے دے، اول ئے په سر دوه گولئ ویشته

دے ، بیا ئے پہ مخ باندے یو گولئی ویشتے دے او بیا ئے پہ سہ باندے دوه گولئی ویشتے دے ، اخر دا ظلم او دا بے انصافی بہ تر کومہ پورے وی؟ مونبرہ مرکزی حکومت تہ خواست ہم کوؤ او د دے طرف نہ ورتہ د خپل زہ غمونہ ہم بیکارہ کوؤ چہ خیر دے کہ داسے قوت پکبنے شامل وی چہ ہغہ د کرسی د بیچ کیدو د پارہ دومرہ ظلم کوی چہ ہغہ د سندھ خاورہ پہ خلقو باندے تنگوی نو خیر دے د حکومت قربانی ور کول غواړی خو دغلته انسانیت بیچ کول غواړی، دا زمونبرہ نہ طمع کوی، سپیکر صاحب، د پینتنو سرہ سرہ پہ کراچی کبنے د ہیچا سرہ ہم محفوظ نہ دے، پہ کراچی کبنے سندھے وخت نہ شی تیرو لے، سندھی تہ ہلتہ حق نشتہ، Interior Sindh تہ لار شہ، دا کوم انصاف دے؟ پہ دے بنیاد باندے زہ د ټول پاکستان اوسیدونکو تہ دا خبرہ کوم چہ کوم خلق د اجارہ داری خبرہ کوی، کوم خلق ظلم کوی، کوم خلق بے انصافی کوی او ہغہ پہ دے بنیاد چہ د چا خپلہ مورنی خاورہ دہ سندھیان، پہ ہغوی ہم تنگہ دہ او چہ د چا د وطن خاورہ دہ، مونبرہ مسافری لہ تلی یو، پہ مونبرہ ہم تنگہ دہ او چہ د ہندوستان نہ راغلی دی، پہ ہغوی ہغہ خاورہ ارتہ دہ، مونبرہ دا بے انصافی پہ ہیچ قیمت نہ منو، مونبرہ د پینتون پہ حیثیت ہم وایو، مونبرہ د پاکستانی پہ حیثیت ہم وایو، مونبرہ د مسلمان پہ حیثیت ہم وایو چہ پہ ہیچ یو قیمت باندے دا انصاف نہ دے او زہ بہ پہ دے خبرہ اجازت او غواړم، زہ ډیر پہ معذرت سرہ دا خبرہ کوم چہ کہ د زہ د درد خبرہ وی، زہ پہ خدائے قسم خورمہ چہ داسے سرے درد ډیری لکہ چہ د سری نہ خپل بیچی جدا شی۔ تاسو دا ولی بابر او گوری نو تاسو تہ بہ اندازہ اولگی، مونبرہ سرہ پہ سٹوڈنٹس لائف کبنے ہغہ وخت تیر کرے وو، ہغہ زمونبرہ د قافلے سپاہی وو خون ہغہ د صحافی برادری سرہ دے او ټول پاکستان وائی چہ ہغہ داسے صحافت کرے دے چہ Impartial صحافت ئے کرے دے، د ایمان داری صحافت ئے کرے دے، لہذا چہ کوم خلق ہلتہ شہیدان شوی دی، پہ خدائے مو یقین دے چہ د ہغوی مرتبے بہ نورے ہم اوچتے وی، خداے بہ بخبلے وی او چہ کوم زخمیان دی، خدائے د ورلہ صحت ورکری او د ہغوی لواحقینو لہ د صبر ورکری خود دے سرہ سرہ مونبرہ د ہغوی سرہ د ہمدردی خبرہ کوؤ، د خیبر پختونخوا د اسمبلی او د حکومت د طرف نہ مونبرہ وایو چہ مونبرہ نیغ پہ نیغہ د

هغه ڪراچي د مظلومانو سره ولاړ يو، مونڙ د هغه ظالمانو خلاف ولاړ يو،
 مونڙ به د هغه ظالمانو ظلم ختموڙ او مظلوم ته به انصاف ورکوؤ۔۔۔۔۔
 جناب سپيڪر: انشاء اللہ۔

وزير (اطلاعات): سپيڪر صاحب، ٻه ڏي اجازت غوارم او ڏ پڻتتون ٻه حيثيت وائيم
 ڇه:

ز هيم پختون، زما ٻه سر شمله ڪرڻه اوتري
 پس له مرگه ڇه مے زنه ٻه خاصه اوتري
 دا مے ڊ پلار نيڪه يادگار دے ڇه ژوندے پاتے شي
 خازے ڊ قبر ته مے توره او نيزه اوتري
 كه ٻه ژوندون مے پوره نه شو دا ارمان دے زما
 ڊ انقلاب جهنڊا زما ٻه جنازه اوتري
 (تالیاں)

جناب سپيڪر: شڪريه ميان صاحب۔

جناب واجد علي خان (وزير ماحوليات): سپيڪر صاحب!
 جناب سپيڪر: واجد علي خان۔

جناب واجد علي خان (وزير ماحوليات): محترم سپيڪر صاحب، ٻه ڏي موقع باندے ڇه نن
 ڊيره ڊ افسوس خبره ده ڇه ڊ ولي خان بابر ٻه شان صحافي شهيد ڪرے شو مے ڏي
 او ڊ هغه شهادت ٻه ڏي وجه نه ڏي ڇه هغه صحافي وو خود هغه شهادت ٻه ڏي
 وجه ڏي ڇه هغه پڻتتون وو۔ ڊ ڪراچي ڇه ڪوم صورتحال ڏي او ٻه ڪراچي ڪبنے
 ڇه ڪوم خلق آباد ڊي، هغوي خو ٻه ڪراچي ڪبنے دغه خلقو نو ڪران خوبن وو،
 ڊرائيوران ئے خوبن وو، ڊيهاڙي مار ئے خوبن وو، مزدوران ئے خوبن وو،
 ڇوڪيداران ئے خوبن وو خود ڪراچي ٻه اڪانومي ڪبنے ئے حصه دار نه ڊي
 خوبن او ڊ هغه وجه دا ده ڇه ڊ نن نه شپيته ڪاله مخڪبنے ڇه پڻتتانه ڪراچي ته
 تلي وو نو دا خلق ڊ دلته نه ڊ غربت ڊ وجے تلي وو او هلته ڪبنے آباد شوي وو،
 نن ڊ هغوي دويم جنريشن ڏي ڇه هغوي تعليم يافته شو، هغوي ڊاڪٽران شو،
 هغوي انجنيئران شو، هغوي ڊ خپلو وسائلو خاوندان شو، هغوي هلته ڊ ملڪيت

مقام ته اور سیدل او د کراچی په اکانومی کبنے هغوی حصه دار شو نو په دے شکل کبنے پښتانه د هغوی نه دی خوښ چه هغوی د کراچی په اکانومی کبنے د هغوی سره حصه واخلي۔ محترم سپیکر صاحب، د هغوی بچی تعلیم یافته شو، هغوی یونیورسټی ته لاړل، هغوی کالجونو ته لاړل، نن د ولی خان بابر غوندے جرنلستان په هغوی کبنے پیدا شول او جرنلست چه دے، صحافی چه دے، هغه د قوم آواز وی، صحافی د خپلو خلقو ترجمان وی، صحافی د ظلم خلاف یو آواز وی او په دغه معیار باندے ولی خان بالکل پوره ختله وو۔ سپیکر صاحب، د هغوی د غیر جانبدارانہ صحافت په وجه باندے هغه د هغوی په سترگو کبنے نه ځلیدو نو دغه وجه ده چه هغه شهید کرے شو۔ مفتی صاحب په ډیټیل سره خبره او کره، میاں صاحب هم خبره او کره، یو خبره ده چه هغه په وضاحت سره کوو چه پښتانه د دے ملک دیارلس فیصدی، څوارلس فیصدی خلق دی، دا په کرورونو پښتانه، که دلته کبنے پښتانه د خیبر پختونخوا په خاوره آباد پښتانه دی او که د بلوچستان په خاوره باندے آباد پښتانه دی، دا ټول د کراچی د پښتنو په شا باندے ولاړ خلق دی، د هر ظلم او د هر زیاتۍ خلاف به دا خلق د هغوی په شا باندے ولاړ وی او مونږه دا وایو چه څنگه هلته کبنے د عوامی نیشنل پارټی کوم کردار دے نو هغه د پښتنو د یو والی، د اتفاق او د اتحاد هغه محاذ ته د راغونډلو ذمه داری ده، دغه شان په دے ټول پاکستان کبنے دا ذمه داری د عوامی نیشنل پارټی ده چه هغه د پښتنو د حقوقو تحفظ او کری۔ سپیکر صاحب، نن یقیناً چه مونږه گورو، څنگه چه میاں صاحب دا او وئیل چه که بشیر جان او د هغوی په ملگرو باندے حمله اوشوه، په هغه کبنے هغوی شهیدان شو او زخمیان شونو دا وجه ده چه په هغه ځائے کبنے آباد خلق چه دی، هغوی د هغه ځائے خان مالکان گنری او که دا یو ملک وی، د دے یو آئین وی او د هغه لاندے په دے ملک کبنے خلقو ته د آزاد ژوند تیرولو، د آزاد اوسیدو او د کاروبار کولو اجازت وی نو پښتون قوم به په کراچی کبنے هم دغه شان ژوند تیروی۔ دلته یو خبره مونږه بالکل په وضاحت باندے کول غواړو چه کوم خلق دا وائی چه پښتانه به د کراچی نه اوځی نو زما په خیال هغوی په غلط فهمی کبنے دی، پښتانه د کراچی نه هیڅوک نه شی ویستے، پښتانه چه هلته ژوند تیروی نو هغوی به هلته

ژوند تیروی او د کومو خلقو چه دا خواهش دے او په کومه بلیک میلنگ طریقہ باندے هغوی هلته کبے ځان دے حد ته رسوله دے چه کوم د هغوی سیکتر انچار جزدی، کوم چه هلته کبے د هغوی Target killers دی، هغوی ټول په دے سیاست کبے مطلب دا دے چه حاوی شوی دی چه د هغوی خلاف آواز نن د نه کیدو برابر دے۔ سپیکر صاحب، دا صحافیان صاحبان چه ناست دی یا څومره اینکر پرسنز چه په میډیا کبے کار کوی نو پکار دا ده او دا د هغوی ذمه داری جوړیږی چه د هغوی دا ظلم، د هغوی دا زیاتے ټول وطن او قوم ته بڼکاره کړی۔ که نن د خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی په دے خبر متفق ده چه پښتانه به هلته ژوند کوی، د پښتنو سره ظلم کیږی، د هغوی سره زیاتے کیږی او د کومے خبرے حواله چه میاں صاحب ور کړه، یقیناً چه دا ذمه داری په فیډرل گورنمنټ باندے عائد کیږی چه هغوی خاصکر د دے ټارگټ کلنگ خلاف سخته انکوائری او کړی او د اپوزیشن کوم خلق په دے طمع ناست دی، دا خلق مهاجر قومی مومنټ چه ځان ته وائی، اوس چه متحده نوم ئے اغسته دے، هغه خالص د مهاجرو نمائنده تنظیم دے او دا ټول عمل د هغه دے نو که اپوزیشن دے او که ټریژری بڼچ دے، پکار دا ده چه د هغوی دا لاس اونیسې او نور مزید هغوی د خون خرابے ته پریږ نه دی۔ زه ستاسو مشکوریم چه تاسو ما ته دغه او کړو۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ دا ستاسو جذبات۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب، لیډر آف دی اپوزیشن۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ دلته چه کومه ایشو پورته شوے ده جی، هغه حقیقت کبے ډیره اهم هم ده او زمونږه ولی خان بابر صاحب قتل شوے دے، مونږه د هغه مذمت هم کوؤ۔ سپیکر صاحب، هغه یو داسے صحافی وو چه هغه به صحیح نشاندھی کوله چه چرته څوک ورانے کوی، کوم ځائے کبے څوک نقصان کوی نو د حکومت توجه به ئے هغه ته راگرځوله چه په هغه باندے حکومت کار او کړی، مونږ که د دے واقعے څومره مذمت او کړو نو کم دے خو مونږ به دلته د جذباتو نه کار نه اخلو او په جذباتی تقریرونو باندے مونږه هلته داسے څه زیاته فائده نه شو رسوله، مونږ به په دے باندے

اول سوچ اوکرو چہ دے خہ تدارک کیدے شی، بیا بہ پہ دے باندے سوچ اوکرو چہ آیا دے غتہ ذمہ داری پہ چا باندے دہ چہ دے تدارک اوکری او بیا د ہغے نہ بعد مونر پخپلہ دلته کبینو چہ خوک د دے ذمہ دار دی چہ د دے تدارک اوکری، د دے د پارہ خہ لائحہ عمل جوړ کرو چہ ہغہ مونر دے تہ مجبور کرو چہ تدارک ئے اوکری خو کہ مونرہ پہ دے ایوان کبے د دے د پارہ کلہ ہم پہ جذباتو کبے راشو نو پہ سنجیدگی سرہ فیصلہ پہ ہغہ وخت کبے نہ شی کیدے۔ مونر خو جی وایو چہ دا پہ کراچی کبے یو منظم سازش دے او مونر تہ پکار دی چہ د دے سازش د ناکامہ کولو او د دے د تدارک د پارہ کار اوکرو۔ دا جنگونہ ہلتہ یو خل د پبنتنو شوی دی خو نور جنگ چہ وو، ہغہ بہ ہلتہ د سندھی او د بھر نہ چہ کوم اردو سپیکرز راغلی دی او د دے خائے خون چہ دا کوم جنگ دے، دا پہ یو منظم سازش سرہ پبنتون او مهاجر تہ د راوستلو یو کوشش دے او د دے نہ انکار ہم نہ شی کیدے چہ پہ کراچی کبے رنگے ہاتھوں خلق نیولے شوی دی، اسلحہ ورسرہ نیولے شوے دہ، شہیدان پراتہ دی، د زخمیانو ہلتہ بیان دے او د ہغہ خائے محرومی دے خائے تہ راغلی دہ چہ خوک د چا ورور قتل کری، ہغہ دا جرات نہ شی کولے چہ پہ ہغے باندے By name FIR اوکری، حالانکہ ورتہ پتہ وی چہ پہ دیکبے خوک ملوث دے؟ اوس چونکہ پہ دے حالاتو کبے چہ کوم طرف تہ اشارے دی، مونر بہ مثبت قدم اخلو چہ د دے د پارہ د خیر کوشش اوکرو، دلته بہ مونر داسے یو کوشش نہ کوؤ چہ یو بل تہ جوابی خبرے اوکرو۔ پہ حکومت باندے زیاتہ ذمہ داری دہ، کہ اپوزیشن ہغوی تہ لبرہ ډیرہ نشاندهی اوکری نو دوئ بہ پہ ہغے باندے سوچ اوکری، ورسرہ تلل یا نہ تلل د حکومت خپل کار دے چہ لار شی۔ مونر دا وایو چہ نن پہ مرکز کبے د پیپلز پارٹی گورنمنٹ دے جی، پہ صوبہ سندھ کبے ہم دے او ہلتہ د اے این پی او د پیپلز پارٹی گورنمنٹ دے، زمونرہ یو دوه ممبران د اے این پی ورسرہ پہ شراکت کبے دی، لکہ پہ ہر خائے کبے داسے راخی۔ اوس دا دہ جی چہ کہ چرتہ دا د جنگ جوړولو یو کوشش وی چہ زما پبنتون او مهاجر پہ خپلو کبے او جنگیری نو پکار دہ چہ مونرہ پہ دے باندے سوچ اوکرو، مونر د دے د پارہ خہ قدم واخلو، پہ دیکبے مونرہ کبینو او پہ سنجیدگی باندے سوچ

اوکرو، د حالاتو نه ټول خبر دی، د اے این پی وفد هم تلے دے او د کراچی د حالاتو نه خبر دے، زمونږه هم وفدونه تلی دی، هلته د خپلو ملگرو سره ملاؤ دی خو چه په مرکز کبڼے یو حکومت په دے انداز باندے وی چه هغه په منتونو او په انجکشنو باندے چلیږی نو ته به څنگه هلته د دے طمع او سوچ اوکړے، د هغه نه به ته څنگه دا طمع اوکړے چه هغه به ستا د ولی خان بابر حفاظت اوکړی، زما د بل پښتون د وینے حفاظت به اوکړی، هلته به زما د ریرهی بان حفاظت اوکړی او زما د چوکیدار به حفاظت اوکړی؟ ځکه چه ته کله حکومتونو ته دوام ورکوی نو په هغه وخت کبڼے ته د وینو سیلابونه نه شے بندولے، دا ستا مجبوری وی، په دے باندے هم یو سخت قدم اغستل پکار دی د دے ایوان نه، حکومت هم دا وائی چه مونږه هر اقدام ته تیار یو چه که د پښتون د وینے بچ کیدل کیږی او زما نور هلته کبڼے صحافیان او مزدوران چه دی، د هغوی په هغه شان باندے قتل عام نه کیږی چه نن هلته پښتون ټارگت دے، که هغه صحافی دے، که هغه چوکیدار دے، که هغه د بینک منیجر دے، هغه له چرته لږ ډیر حیثیت خدائے ورکړے دے، کارخانه دار دے، په پښتنو کبڼے خوزیات نشته دے نو د دے د پاره مونږه ته پکار دی چه نن دلته د دے اسمبلئ نه، الفاظ به بیا میاں صاحب، زما دوست دے، هغه به نه وائی چه نرم ئے کړه ځکه چه مونږه قرارداد له بهرته لار شو نو بیا خبرے کله کله په گپ کبڼے راشی نو مونږه به دلته د وفاقی حکومت نه دا مطالبه کوؤ چه ستا په سندھ کبڼے هم حکومت دے، ستا په مرکز کبڼے هم حکومت دے، نور مزید مونږه خپلو وینو کتلو ته تیار نه یو، قرارداد به پاس کړو، د دے صوبے د پښتنو جرگه جوړه کړی او هغه د د لوائے جرگه په حیثیت چه په هغه کبڼے خوبنه او نا خوبنه نه وی، د ټولو سیاسی پارټیانو نمائندگی وی او هلته په دغه باندے مونږ د پرائم منسټر او پریذیډنټ ته دا درخواست اوکړو چه د خدائے د پاره په کراچی کبڼے د پښتنو قتل عام بند کړی او تاسو د خپل حکومت د پاره هغه کار مه کوئ چه چرته هلته زما د صدو خلق پراته دی او زه په جنگ باندے راځم نو که چرته په دے طریقہ باندے گورنمنټ دلته ما سره متفق وی نو مفتی صاحب به زمونږه د طرف نه ورسره کبڼینی، دوئ به هم کبڼینی او مونږه به د ناراضگی اظهار اوکړو د وفاقی حکومت نه، مونږه

به د هغوی نه دا غوښتنه او کړو چه ته په کراچي کښه زما د بچو، زما د خوښندو، زمونږه د ميندو د تحفظ د پاره اقدامات او کړه او چه کله هغه خلق هلته Arrest کيږي او په هغه کښه د هغوی سره منظم اسلحه وی نو د هغوی د رهايي احکامات ته د خپل ځائ نه مه ورکوه۔ نو زما دا گزارش دے، بل که غم دے نو زمونږه په کور کښه دے، لاشونه زمونږه کورونو ته راروان دی، يو په خپل ځائ کښه مونږه په تکليف کښه يو، بيا د دے ځائ نه چه بهر هم تلی یو نو چرته چه زمونږه هلته د سر لگولو ځائ دے، هغه کښه ډير تکليف دے نو زما به گورنمنټ ته اوس ډير په ادب سره دا درخواست وی، په ديکښه سياسي مقاصد نشته نو د اصلاح نظر چه چرته لگی نو مونږه به په هغه باندے قدم ايردو۔ ډيره ډيره مننه۔

جناب شاه حسين خان: جناب سپيکر!

جناب سپيکر: شاه حسين صاحب۔

حاجي قلندر خان لودھی: جناب سپيکر! اگر آپ کی اجازت ہو؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپيکر! اگر آپ اجازت دے دیں بات کرنے کی؟

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلديات)}: جناب سپيکر! په دے باندے ما هم خبره کول غوښتل۔

جناب سپيکر: ښه جی، بس دا ایجنډا به نوره Fold کړو۔ بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات): ډيره مهربانی۔ سپيکر صاحب، زمونږه لیډر آف دی اپوزیشن خبره او کړله، میان صاحب هم، واجد علی خان هم خبره او کړله۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: بس یہ ایجنډا ختم کړتا ہوں، آپ جتنا بولیں، شام تک سارے بولیں گے جی۔

سینیئر وزیر (بلديات): سپيکر صاحب، دا لږه Important مسئله په دے ده چه زمونږه صحافی ورور چه هغه شهید کړے شوه دے او بيا داسه شهید هم نه چه سرے ذاتی دشمنی، چه سرے شپږ ډزه ولی نو دا ډير ظلم دے، د دے Brutal Killing مونږه ډير زیات مذمت کوؤ او دا چه وائی سپيکر صاحب، دا هیخ دغه داسه نه ده چه دا پښتانه کمزوری دی، هلته هغوی وائی چه مونږه %85 په دے کراچي کښه یو نو مطلب دا دے چه کراچي د دے د پلار جاگیر شو، مونږه ورته

وايو چه مونږه خير دے 5% شولو خو مونږه خو ستاسو خدمت له راغلی یو، پښتون په زرگونو ميله خپل بچی دلته کښه پرېښودی دی، کور ئه دلته کښه پرېښودے دے، کله ئه پرېښودے دے، هغه ځی هلته کښه د دوئ روډونه جوړوی، د دوئ د پاره هسپتالونه جوړوی، د دوئ د کورونو څوکیداری کوی، د دوئ په روډونو او په کارخانو کښه کارونه کوی او چه زما پښتون واپس راشی نو د دوئ پلار هم دا کارخانه نه شی چلولے۔ سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت باندے زه دا هم ورته وایم چه کوم ځائے کښه چه مونږه سره دا ظلم کیږی، په ځدائے قسم دے هغه ټوله علاقه چه ده، د دوئ دا انډسټریز چه دی، زموږه په وجه باندے چلیږی او خالی ورته او وایو چه دا انډسټریز بند کړے شول نو د دوئ پلار به هم هلته په کراچی کښه داسه بدمعاشی نه شی کولے خو مونږه دا وایو چه مونږه د باچا خان د عدم تشدد خلق یو، مونږه ورکوئے قام نه یو سپیکر صاحب، د ځدائے په فضل باندے دلته کښه د پښتنو حکومت دے، په بلوچستان کښه پښتانه شته، افغانستان کښه پښتانه شته، زما خیال دے چه په دنیا کښه داسه ځائے نشته چه هلته کښه پښتون نه وی او دا مهاجر څومره دی؟ دومره مهاجر دی او هلته په کراچی کښه ځان ته وائی چه زموږه نه بغیر دلته به څوک خبره هم نه کوی۔ سپیکر صاحب، دا صرف او صرف په دے وجه باندے کوی چه زموږه دا صحافی وروږه د دهشتگردو خلاف ولاړ وو، دوئ د دهشتگردو خلاف هم خپل رپورټنگ کړے دے، مونږه د دوئ شکر گزار یو، که دوئ مونږه سره نه وے نو نن به هغه شان د خلقو مائند نه وو جوړ شوے چه څنگه د دوئ په وجه باندے مهربانی شوے ده او خلقو ته دا تاثر ملاؤ شوے دے چه دا حکومت تهییک روان دے او دهشتگرد زیاتے کوی۔ دغه شان هغه هلته کښه دا پوائنټ آؤټ کوله چه دلته کښه زیاتے کیږی نو د هغه په وجه باندے، د دوئ که دا خیال وی چه صحافی وروږه به په دے باندے یرپږی، زه دوئ ته خراج تحسین پیش کوم او دا وایم چه د ځدائے په فضل سره دوئ هم پښتانه دی او دوئ به خپل کار د مخکښه نه زیات په تندئ سره کوی او دا کوم خلق چه زیاتے کوی نو دوئ به دا پوائنټ آؤټ کوی او انشاء الله دوئ سره به مونږه خپل حساب کتاب کوؤ۔ سپیکر صاحب، بدقسمتی دا ده چه جمهوریت په شمار دے او په

شمار کنبے هغوی د کراچی خلق داسے پریشرائز کړی، زه دا دعوی سره وایم چه که صحیح الیکشن وی او الیکشن په صحیح طریقہ سره وی نو د دوی پلار هم دومره سیتونه نه شی گتلی، دا په زور او په دبدبه خپل خلق، خپل خلق چه خوک وژنی نو هغه به په نورو خلقو باندے څه پرواه کوی؟ نو سپیکر صاحب، زما دا ریکویسټ دے څنگه چه زما ورور خبره او کړه، مونږه بالکل غواړو چه په دے باندے یو داسے قرارداد پیش کړو چه لږ داسے سخت هم وی او دا تنبیه ورله ورکوؤ چه دا پښتون قام دلته به مورہ او به پلاره نه دے، د دوی مور او پلار شته، د هغوی دلته حکومت دے او چه کله داسے چل مونږ سره کپړی، که د باچا خان د عدم تشدد هغه خبره مونږ ته مخے ته رانه شی نو د دوی پلار هم هغوی ته خبره نه شی کولے۔ سپیکر صاحب، دا بشیر جان زمونږه ډپتی جنرل سیکرټری دے او تقریباً یوه میاشت او شوه، زه تلے ووم کراچی ته او دا دومره شریف هلک او دومره پوهه سرے دے او دے د همیشه د پاره، دا څومره چه هلته کنبے زیاتے کپړی، دا به دوی نیول، هغوی سره به ئے خبرے اترے کولے، د گورنر سره به ئے خبرے کولے، د وزیراعلیٰ سره به ئے خبرے کولے، د دے مهاجرو د خلقو سره به ئے خبرے کولے، دوی به امن راوستو نو داسے یو سازش هم روان دے چه پښتون او مهاجر او جنگپوری او خلق خپل مفادات واخلي نو سپیکر صاحب، زه ستاسو په وساطت باندے دا خواست کوم او زه دے خپل صحافیانو ورونږو ته هم وایم چه زمونږه ورور وو او د دوی په مرگ باندے، د دوی په شهادت باندے مونږه د افسوس اظهار هم کوؤ، د حکومت د طرف نه هم د افسوس اظهار کوؤ او دا ورته وایو چه انشاء اللہ پوره حکومت تاسو سره ولاړ دے او تاسو مهربانی کوئ خپل پښتو او خپل غیرت به داسے قائم ساتئ او څنگه چه د دهشتگر و خلاف تاسو لگیا یئ، دغه شان په کراچی کنبے شهید شول، څنگه دلته دوستان شهیدان شوی دی، په مهمندو کنبے شهیدان شوی دی دا زمونږه صحافی برادران نو دوی سره به مونږه انشاء اللہ شانہ بشانه ولاړ یو او دا وایو چه دا ستاسو غم نه دے، دا زمونږه د ټولو غم دے۔ ډیره مننه۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! لږ مختصر، زه وایم چه دا ورپسے ایجنډا هم او چلوؤ۔
جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جی۔ جناب سپیکر، چونکہ یہ ڈسکشن سٹارٹ ہوئی ہے تو میری پارٹی کا موقف بھی آنا چاہیے، اسلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہونا چاہیے، ہونا چاہیے، دو دو منٹ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے خیال میں میری پارٹی اور ہم سب ولی خان کے خاندان کے ساتھ اور تمام صحافی بھائیوں کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اس صوبے کا کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کا کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا، بلکہ کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا کہ جو اس غم پر خفا نہیں ہوگا اور اس نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر، ایک نوجوان کو ٹارگٹ کلنگ کے ذریعے ٹارگٹ کر کے Kill کیا گیا ہے اور جس طرح اخبار میں آیا ہے کہ اس کو روک کر اس پر گولی چلائی گئی ہے لیکن میں درانی صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ چونکہ لاء اینڈ آرڈر پر اوفنشل سبجیکٹ ہوتا ہے اور مرکزی حکومت اس میں ڈائریکٹ مداخلت نہیں کرتی جب تک صوبہ اس کو Invite نہ کرے یا صوبہ اس کو درخواست نہ کرے۔ ٹھیک ہے وہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور وہاں پر مخلوط حکومت ہے اے این پی اور ایم کیو ایم کی لیکن یہ حقیقت ہے کہ ایم کیو ایم نے وہاں پر پہلے سندھیوں کا اور اب پختونوں کا جینا حرام کر دیا ہے اور ایک مہاجر ہوتے ہوئے، جو اس دھرتی کے لوگ بھی نہیں ہیں، اس خطے کے لوگ بھی نہیں ہیں، صرف باہر سے آئے ہوئے ہیں، ہم نے ان کو پناہ دی ہے، آج وہ اسی دھرتی کے لوگوں کی ٹارگٹ کلنگ کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بالکل ایک قرارداد آنی چاہیے تاکہ اس کو Condemn کیا جائے اور صوبائی حکومت یا صوبائی اسمبلی کا جتنا بھی اختیار ہو، اسی حد تک اس قرارداد میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب! آپ بتائیں جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر! زہ وایم چہ دے دے دے دے ہائی کورٹ د جج پہ Through باندے جوڈیشل انکوائری ہم او کپے شی چہ زمونو۔ دا صحافی ورور ولے وژلے شوے دے او چا وژلے دے؟ چہ دھغے انکوائری اوشی چہ معلومات اوشی او ہغہ تہ کھری سزا ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: جی جی۔ قلندر خان لودھی صاحب۔

جج قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، شاید دکھ ہمارا مقدر بن گیا ہے، روزانہ ایک نئے سے نیا اور پہلے سے زیادہ غم والی بات سنتے ہیں۔ میں چانس سے ولی خان بابر کی کورٹج دیکھ رہا تھا، دوسری صبح جب میں نے ٹی

وی آن، کیا تو ان کی موت کی خبر سنی، انتہائی دکھ ہوا، میں اور میری پارٹی صحافیوں کے ساتھ اور ان کے لواحقین کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ جناب سلیکر، میرے بھائیوں نے باتیں کی ہیں، بڑی اچھی باتیں ہوئیں، جذباتی بھی ہوئے، مولانا صاحب شروع ہوئے اور انہوں نے سب کے جذبات، جناب سلیکر، یہ ہم سب باتیں کرتے ہیں، بڑا دکھ ہوتا ہے اور یہ دکھ کی بات ہے، چونکہ ہمارے صحافی توجان ہتھیلی پر رکھ کر عوام تک خبریں پہنچاتے ہیں، ان کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی ہوئی، ایک نوجوان کو شہید کر دینا بہت بڑے دکھ کی بات ہے لیکن اس کے تدارک کیلئے ہم نہیں سوچ رہے ہیں، تین سال سے ہم یہ رونا رو رہے ہیں، کہتے بھی ہیں، سب کچھ کہتے ہیں، تو اپنے بھائیوں سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ سب پارٹیاں بیٹھ کر اس بات کے تدارک کیلئے سوچیں کہ کہاں کون کتنا Role ادا کر سکتا ہے اور وہ کیوں ادا نہیں کر رہا، جو نہیں ادا کر رہا ہے تو باقی اس پر چیک رکھیں کہ کیوں نہیں ادا کر رہا؟ یہاں ہم اپنا Role ادا کر سکتے ہیں، ہر پارٹی والا اور ہر آدمی، مسلمان اپنے آپ کو سمجھ کر اس قوم کے ساتھ مہربانی کرے اور سب بیٹھ کر ایک ایسی آل پارٹیز کانفرنس بلائیں، اس صوبے سے شروع کریں اور پھر اس کو پورے ملک میں آگے لے کے جائیں، تو اس طرح سے میرے خیال میں اس کا کوئی تدارک ہو سکے گا کہ ہم بیٹھیں اور آپس میں حلف اٹھائیں کہ جو کتنا Role ادا کر سکتا ہے، جن سے جہاں تک ہو سکتا ہے، دستگیر دی ہے یا جلدھر بھی جو کچھ ہے، کوئی بد معاشی ہے، کوئی بری چیز ہے تو اس میں کچھ Contribute کریں، یہ نہیں ہے کہ ہم جس چیز کو لے آئیں، آج یہ جو ہمارا صحافی بھائی ہے، جن کے گھر میں کیا گزر رہی ہوگی، میں صحافیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اتنی اچھی کوریج کر رہے ہیں اور قوم کو ہر چیز کی اتنی Awareness دے رہے ہیں تو اس حساب سے یہ ہے کہ ہمارے پورے لیڈران سے بھی میری درخواست ہے کہ قرارداد بھی ہم لائیں گے لیکن آپ ضرور ان کو بٹھائیں، ٹائم دیں، جس میں ساری پارٹیوں کے ہیڈز ہوں یا جو لوگ پارلیمانی لیڈرز ہیں، پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان سے حلف لیکر کہیں کہ بھئی ایسی بات کریں جو اس قوم، ملک اور اس صوبے کیلئے بہتر ہو اور اس گندگی سے ہماری جان چھوٹے، روز روز کے دکھ ہم نہ دیکھیں اور نہ دکھ کی خبر سنیں۔ میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس کی مذمت کرتا ہوں اور یہ جو ایک گھناؤنا کام ہوا ہے، اس کی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں۔

جناب سلیکر: شکر یہ۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mr. Shah Hussain Khan, to please move his call attention notice No. 442 in the House. Mr. Shah Hussain Khan.

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ سرکاری ملازمین کے سکول جانے والے بچوں کو سال میں صرف ایک بار مبلغ پانچ سو روپے فی بچہ سکالرشپ محکمہ بینوولنٹ فنڈ سے ملتے تھے لیکن اس سال ابھی تک سرکاری ملازمین کے بچوں کو یہ سکالرشپ نہیں ملا ہے، جس کی وجہ سے ملازمین میں بے چینی پائی جاتی ہے اور ایوان سے یہ گزارش بھی کی جاتی ہے کہ مطلوبہ رقم پانچ سو سے بڑھا کر ایک ہزار روپے مقرر کی جائے۔

جناب سپیکر، پہلے سلسلہ کب سے دا عرض دے چہ دا بہ مخکبے دوی ورکول پہ مارچ کب سے، اوس د 2010 مارچ تیر شو او د 2011 مارچ شروع کیدو والا دے خوتر اوسہ پورے د دے سکالرشپ پیسے نہ دی ملاؤ شوے۔ دویم عرض دا دے چہ دا بہ مخکبے چہ کلہ دوہ روپی یا درے روپی کت کیدے نوہم ہغہ پینخہ سوہ روپی وے او اوس د دے تنخواگانو نہ دوہ نیم سوہ، درے سوہ روپی کت کیری او رقم بیا ہم ہغہ دے جی، نو دا پیسے د ہم ورلہ زیاتے کرے شی او دا د پہ وخت باندے ور کرے شی۔ دیرہ مہربانی جی۔

Mr. Speaker: Honourable Law Minister Sahib, please.

برسٹرارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی سر۔ داسے دہ چہ د بورڈ آف مینجمنٹ یو میتنگ شوے وو 15th of April, last year او چونکہ دا Strength ہم د دے خلقو زیات شوے دے نو دا Possible نہ وہ چہ Across the board تولو ماشومانوتہ دا سکالرشپ دوی ورکری نو اوس ئے دا Merit oriented کرو او د ہغے د پارہ چہ کوم Merit oriented شو نو د میتیک ستوڈنٹ لہ بہ ئے اول چار ہزار ورکولے، اوس آتھ ہزار شوے، تول ئے ڈبل کرل، ایف اے ایف سی د Eight thousand نہ Sixteen thousand، بیچلر د Ten thousand نہ Twenty thousand، او ماسٹر د Twelve thousand نہ Twenty four thousand، داسے Strength زیات شو نو اوس Possible نہ دہ چہ یرہ تولو تہ ئے Across the board ورکوی، اوس پہ میرٹ باندے شوہ چہ د چا بنہ مارکس وی، ہغہ تہ بہ ڈبل سکالرشپ ملاویری نو دا دا وجہ دہ۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Syed Jaffar Shah Shaib, to please move his call attention notice No. 454.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جی۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا

چاہتا ہوں، وہ۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! دے دے بہ زما نہ تپوس نہ کوئی چہ زہ دے دے
جواب نہ مطمئن یمہ کہ نہ؟

جناب سپیکر: نو پہ دے باندے خو دیبیت نہ کیری، درے گھنتے بہ پرے تہ لگوے۔

جناب شاہ حسین خان: عرض خوزہ کوم کنہ جی، لکہ یو بل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ شے ایشووو، جواب صحیح سالم درلہ راغے۔

جناب شاہ حسین خان: یو بل خو بہ مطمئن کوؤ کنہ جی۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب! تاسو یو اہم توجہ او کرہ او ہاؤس تہلہ واوریدہ،
بنہ Satisfied جواب درغے، نور پہ دے باندے دیبیت خہ کوئی؟

جناب شاہ حسین خان: ما بیا ہغے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ بیا ہغے کبنے ضرورت نشتہ جی، کال اٹینشن کبنے ضرورت نہ
وی، رولز تاسو پخپلہ جوڑ کیری دی۔ جی جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ

یہ کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی بہت سی سکیمیں عرصہ دراز سے پینڈنگ پڑی ہیں اور بعض کا
توپانچ سال سے بھی زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ یہ مذکورہ سکیمیں ٹھیکہ پر لینے کیلئے کوئی بھی ٹھیکیدار تیار نہیں
ہے کیونکہ ان کے ریٹس نامناسب ہیں، اس وجہ سے کافی ضروری سکیمیں التواء میں پڑی ہیں۔ حکومت یہ
وضاحت کرے کہ کیا یہ طریقہ ایسا ہی چلے گا اور صوبے میں کوئی پانی کا منصوبہ تیار نہیں کیا جائے گا؟ لہذا اس
کیلئے مناسب بندوبست کیا جائے تاکہ ریٹس کو بڑھا کر ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔

جناب سپیکر، دا ڈیرہ لویہ مسئلہ دہ او خاصکر پہ سوات کبنے د پینخو
کالو نہ سکیمونہ لگیا دی، درے درے پیرے، خلور خلور پیرے د ہغے تیندرے
کوی او شوک ور تہ تیاریری نہ، پہ دے باندے د حکومت د طرفہ ضروری غور
پکار دے جی۔

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل لاء مسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے دہ جی چہ د دوئی د انفارمیشن د پارہ او د ہاؤس د انفارمیشن د پارہ چہ PHE چہ کوم زمونہرہ ڈیپارٹمنٹ دے، دوئی داسے پہ تھیکو باندے کار نہ کوی جی، د دوئی ڈیپارٹمنٹ پخپلہ Execution کوی او ریتس ہم ڈیپارٹمنٹ خپل فکس کری دی او خپل مناسبت او خپل دغہ سرہ ئے فکس دی نو چہ ڈیپارٹمنٹ پخپلہ خپل ریتس تہ تھیک وائی او ہغوی دا گنری چہ د زیاتولو ضرورت ئے نشتنہ نو زما پہ خیال داسے خہ پرابلم بہ نہ وی، البتہ ستاسو چہ کوم سکیمز دی، ہغہ ما تہ Kindly particularly identify کری او مونہرہ بہ خپل کار او کرو چہ یرہ کوم Possible وی چہ ہغہ پکبنے زر Revive شی۔

جناب سپیکر: دا ڈیپارٹمنٹ او تاسو دوئی د خان سرہ کنبینوئ۔۔۔۔

وزیر قانون: دوئی بہ کنبینوؤ جی۔

جناب سپیکر: او چہ کوم د دوئی Grievances دی او چر تہ مخکبنے کار نہ اوخی چہ ہغہ ورلہ تاسو Motivate کری۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سرکاری ملازمین بینولنٹ فنڈ مجریہ 2011ء کا زیر غور لانا
Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Government Servants Benevolent Fund (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of the honourable Chief Minister, I request this august House to take the Khyber Pakhtunkhwa Government Servants Benevolent Fund (Amendment) Bill, 2011 into consideration at once. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Government Servants Benevolent Fund (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the motion before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Saqibullah Khan, to please move his amendment in sub clause (ii) of Clause 2 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Mr. Speaker. I request to move that for sub clause (ii) as referred to in Clause 2 of the Bill, the following may be substituted namely: "(ii) giving financial assistance to government servants on their retirement from service with effect from 1st July, 2010 or government servants invalid out of service".

جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب،----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زہ بہ سر ستاسو او د ایوان توجہ لہر غوارمہ، دا مسئلہ ڊیرہ زیاتہ ضروری مسئلہ دہ جی۔ سر، دا گورنمنٹ ایکٹ چہ دے، دا Invalid کسانو تہ بہ دوئی پیسے ورکولے، پینخلس کالہ بہ ئے ہغوی تہ Monthly installment د زرو روپو ورکولو جی۔ سر، Invalid تاسو تہ پتہ دہ، ہغہ کسان دی چہ کوم Mentally یا Physically handicapped شی او د مجبوری د وجہ نہ ہغہ Remove شی، ہغہ سروسز Continue کوی نہ نو ہغوی تہ Premature retirement ورکری۔ سر، اوس دا امنڈمنٹ چہ راغلے دے، د دے امنڈمنٹ پہ بارہ کنبے ما تہ دا وینا شوے دہ چہ د دے وجہ دا دہ چہ فراڊ ڊیرزیات کپیری او سر، د نن سبا کیسز چہ تاسو او گوری نو د Invalid Government Servants cases چہ دی، د 5519 کسانو کیسز روان دی۔ سر، دا چہ کوم Corruption allegations دی، دا بہ ترے اخوا کرو جی۔ سر، یو سرے دے او ہغہ زمونہر د حکومت خدمت کوی، کہ تاسو دا لسٹ او کتلو جی چہ کوم ما تہ دے مشرانو راکرے دے، پہ ہغے کنبے گزیتید صفر کیسز دی او نور توپل چہ خومرہ دی، دا نان گزیتید کیسز دی، مطلب دا دے چہ د ایک نہ چار او دا چہ کوم نان گزیتید دی، دوئی غریب خلق دی، د ہغوی دا کیسونہ زیات راعی، Corruption element ترے اخوا کری۔ سر، یو سرے دے، ہغہ Handicap شو Physical and Mental Board کبیناستو، ریتائرمنٹ ئے واغستو، اوس چہ خہ Proposal د گورنمنٹ دے، ہغہ د ریتائرمنٹ نہ پس د ایک نہ د چار یا بل کسانو تہ تاسو ہغہ فنڊ

ورکرو، شل زره دی، پچاس هزار دی، ایک لاکھ دی چہ خومره دے، ہغہ فنڈ تاسو ورکرو جی، شل زره روپی تاسو ورکرو، ہغہ بہ پرے خہ اوکری، خہ Creative function بہ پرے اوکری، دوکان بہ پرے کھلاؤ کری خان تہ جی خو چہ کوم معزورہ دے، ہغہ خودا نہ شی کولے نو دا پینٹلس کالو کنبے چہ تاسو زر روپی ورکولے نو د ہغہ یو Monthly وظیفہ چہ شوہ، ہغے کنبے پینٹلس کالہ دومرہ وی، کہ د ہغہ ماشومان وی، ہغہ لوئے شی پینٹلسو کالو کنبے، د دھیاری قابل کیدے شی، نور دغہ کیری نو سرد Invalid د پارہ دا سسٹم زما پہ خیال کنبے ختمول نہ دی پکار، پاتے شوہ د کرپشن خبرہ نو دا شوک Decide کوی چہ دا سرے Invalid دے او کہ نہ دے، دا سر، بورڈ Decide کوی نو د بورڈ Inefficiency دا دہ چہ اوسہ پورے ہغہ کرپشن اونہ درولو بلکہ وائی چہ کرپشن دے، تاسو کرپشن مہ کوئی، قانون چہ جوپروئی نو سر، د دے د پارہ خو مونر نہ شو ماتولے چہ یرہ د دے بہ Abuse کیری۔ بد قسمتی دا دہ چہ نن دا دومرہ بحث زمونرہ مشرانو اوکرو، د اپوزیشن نہ ہم دغہ کیری خکہ د قرآن د حکم، د قرآن د قانون Abuse اوشو، یو جرنلسٹ ورکنبے شہید شو، زمونر بہ د نورو کسانو ہم تارگت کلنگ کیری، دا د قرآن قانون Abuse دے نو اوس د مونرہ قرآن اخوا کرو؟ سر، چہ قانون جوپیری، د ہغے Sincerity او Honesty پہ Positive note باندے جوپیری، پہ Negative note باندے نہ جوپیری۔ سر، چہ کرپشن روان دے نو کرپشن پہ کومہ محکمہ کنبے نہ دے روان، د کوم یو قانون پہ پاکستان کنبے Abuse نہ کیری یا Abuse شوے نہ دے؟ نو پکار دا دہ چہ دا یو بنہ کار دے نو بورڈ د خپل کار اوکری چہ دا بورڈ مجاز دے، ہغہ د دا گوری چہ یو سرے پہ Invalid دغہ باندے ریتائرنمنٹ اخلی نو ہغہ د پہ دے باندے چیک اوساتی او ہغہ کس لہ نہ ورکوی چہ کرپشن کوی، نو سر ہغہ خو نہ کوی، خپل کار خو نہ کوی، خپل چہ د ہغے کوم جاب دے، Responsibility دہ، ہغہ نہ Execute کوی او مونر تہ دا وائی لگیا دی چہ دا سکیم ختم کری نو سر، زما ریکوسٹ دا دے چہ دا یر دغہ دے، ما ورکنبے دا ایڈیشن اوکرو چہ یو چائس مے ورکرو چہ کوم مے اولیدو، Invalid کس دے او سم کس دے نو پکار دا دہ چہ ہغہ تہ دا وظیفہ Monthly continue وی۔ یرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: اودرپرہ جی، تھیک دہ، د گورنمنٹ نہ بہ واورو کنہ جی۔ جی آنریبل لاء منسٹر، پلیز۔

وزیر قانون: زہ بہ جی خپل ورور تہ دا اووایمہ چہ دا Misperception دے، دوئی چا غلط بریف کری دی، فی الحال چہ دا کوم لاء دہ، د ہغے مطابق دے وخت کنبے کوم زمونرہ Priority دہ، دا چا لہ چہ پیسے ورکوؤ، ہغہ Deceased families چہ کوم سرے وفات شی، بیا د ہغے نہ پس Invalid چہ کوم دے، Second priority د ہغہ دہ، د ہغے نہ پس چہ کوم دے Deserving cases دی چہ کوم بورڈ تہ تھیک بنکاری او بیا Special grants to government servants in exceptional cases نو دا یو خلور کٹیگریز دی، مونرہ یو کٹیگری زیاتوؤ چہ یرہ کوم کسان پہ پنشن روان دی، کہ ہغوی کنبے داسے Deserving cases وی، ہغوی تہ د ہم ورکرے شی نو اول خلور کٹیگریز وو، دا بہ پینخہ کٹیگریز شی، اول Deceased زمونرہ Priority دہ، بیا Invalids دی نو داسے دے د ختمولو ہیخ دغہ نشتہ۔ مسئلہ دا وی چہ دا پہ ڍیپارٹمنٹ کنبے او بعضے Disgruntled elements وی، ہغوی ہمیشہ Negative سوچ کوی، ہغوی ہمیشہ دغہ شان زمونرہ ورونرہ چرتہ Contact کری او پہ یو غلط Perception باندمے ئے روان کری، حالانکہ ڍیپارٹمنٹ ہیخ داسے سوچ نہ لری او زمونرہ خپل Priorities دی او Legally we are obliged چہ یرہ مونرہ بہ اول Deceased او د ہغوی فیملیز لہ بہ گرانٹس ورکوؤ او د ہغے نہ پس Invalids، بیا Special cases, deserving cases نو داسے ہیخ تاثر نشتہ خوزہ بہ دا گزارش کوم ثاقب خان تہ چہ مہربانی او کروی، دا واپس واخلی او داسے ہیخ دغہ بہ نہ وی جی۔

جناب سپیکر: دا خو Substitute کوی کنہ جی، دا Invalids۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! ما وئیل چہ بیرسٹر صاحب اوس راغلو، کیدے شی ہغوی تہ د ستیدی کولو موقع نہ وی ملاؤ شوے خو سر، دوئی دا Invalid substitute کوی لگیا دی جی، Invalids substitute کوی لگیا دی جی۔ دیکنبے سر، اوس ہم خلور دغہ بہ وی جی، پینخہ نشتہ دے جی، پینخہ Criterion پہ دیکنبے نہ دغہ کوی لگیا دی، سیکنڈ چہ Invalid دے، ہغہ

Substitute کوی لگیا دی۔ زما ریکویسٹ دا دے جی، زہ ورتہ وایم چہ زہ بہ د
دوئ پہ وینا Withdraw کرمہ خوزہ وایم چہ دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ختموی ئے، کہ Substitute کیری؟

وزیر قانون: سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ما چہ خنگہ گزارش اوکرو جی چہ یرہ دیکنبے دا 3rd او 4th چہ
اوگورئ جی: "Giving financial assistance to Serving Government Servants in deserving cases or making special grants to Cover Government Servants in exceptional cases" ٹول دا
کیری، داسے خہ دغہ نشته چہ یرہ مونر خامخا Invalids بہ Completely
ختموؤ، داسے خہ دغہ د ڍ پیارتمنت نشته، دا ٹول Cover کیری جی، پہ دے دغہ
کنبے داسے خہ پرا بلم نشته۔

جناب شیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلديات)}: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی شیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلديات): بیرسٹر صاحب خبرہ اوکرہ کنہ او ثاقب خان وئیل چہ بورڍ
دے نو بورڍ د ولے کرپشن کوی؟ سپیکر صاحب، تاسو تہ پتہ دہ، زمونر دا،
مونرہ ہر خوک As a whole corrupt خلق یو، چا تہ چہ دا میڈیکل الاؤنس بہ
ملاویدو، د میڈیکل بہ ہغوی غلط بلونہ نہ جوړول پہ دے ڍ اکثرانو او پہ دے
ہسپتالونو کنبے، پہ لکھونو روپی بہ پہ دے بانڈے وتلے نو بیا مجبوراً حکومت
ہغہ Percentage fix کرو۔ سپیکر صاحب، پہ دیکنبے ما د دوئ سرہ خبرہ کرے
وہ چہ دا ڍ پیارتمنت وائی چہ مونرہ تہ ڍ یر لوئے پرا بلم پہ دے جوړیری، دا پخپلہ
دوئ سرہ لسٹ پروت دے چہ دلته تقریباً زما خیال دے پانچ چہ سو کسان پہ ہر
یو ڍ سترکت کنبے Disable ہغوی کری دی نو پہ دے وجہ بانڈے د حکومت دا
ووچہ یرہ دا مونرہ کلیئر کرو او دیکنبے چہ لڍ ڍ یر کوم ہغہ پکنبے کیری، Hanky
panky دا دا ونہ شی نو پہ دے وجہ بانڈے دا مونرہ امنڈمنٹ کول غواړو جی۔

Mr. Speaker: Okay, okay, okay. The motion before-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی تاسو ڇه، Contest کوئی ئے کنه؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، بیرسٹر صاحب او مشر دغه او ڳرو، دوئ د Withdraw دغه کوی جی، خیر دے زه به Withdraw کرمه خو دا ریکویسٹ کومه جی ڇه دا Change ڇه دے، دا هم د فنڊ د بورڊ په دغه باندے دے، دا هم هغه کسان ئے Abuse کوی لگیا دی، هم هغه کسان دا خرابوی جی نو دا Invalid ڍیر ضروری دے جی، بالکل د دوئ په وینا باندے به زه Withdraw کرمه جی۔

Mr. Speaker: Okay, thank you ji. As the amendment being withdrawn, therefore, original sub clause (ii) of Clause 2 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسوده قانون (ترمیمی) بابت سرکاری ملازمین بینوولنٹ فنڈ مجریہ 2011ء کا پاس کیا

جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Government Servants Benevolent Fund (Amendment) Bill, 2011 may be passed.

Minister for Law: Thank you, Sir. On behalf of the honourable Chief Minister, I urge this august House to pass the Khyber Pakhtunkhwa Government Servants Benevolent Fund (Amendment) Bill, 2011. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Government Servants Benevolent Fund (Amendment) Bill, 2011 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applauses)

تحریک التواء نمبر 233 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Speaker: Mufti Kifayatullah Sahib, to please start discussion on your adjournment motion No. 233, already admitted for discussion

under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules 1988.

مفتی کفایت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر، آپ کا بہت زیادہ شکریہ، میں اسلئے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے موقع دیا اور میں اسلئے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نازک اور حساس موضوعات کو فراخدالی سے قبول بھی کرتے ہیں اور پھر ایوان میں ڈسکشن کیلئے موقع بھی دیتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں، مجھے سابقہ تجربہ تو بالکل نہیں ہے لیکن یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی اس فراخدلی کی وجہ سے اس ایوان کی کارگزاری اور کارکردگی سامنے لانے کیلئے مختلف اراکین صوبائی اسمبلی کی صلاحیت و استعداد کے اظہار کا اچھا موقع ہے، میں اسلئے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you for good remarks, thank you ji.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، جس توجہ دلاؤ نوٹس کو میں اس ایوان میں لایا تھا اور آپ نے کمال مہربانی کی، اس کو ایڈجرنمنٹ موٹن میں تبدیل کر دیا کہ قواعد کے مطابق توجہ دلاؤ نوٹس پر اتنی وضاحت سے بات نہیں ہو سکتی، مختصر بات ہوتی ہے تو وضاحت کیلئے آپ نے اس کو Convert کیا، میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، محکمہ تعلیم جو ہمارے صوبے میں ایک بہت بڑا محکمہ ہے اور جناب سپیکر، میں ہاؤس کو متوجہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب! ذرا توجہ دیں، یہ آپ کا سبجیکٹ ہے جی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اور جواب انہوں نے دینا ہے۔

جناب سپیکر: اور آج جمعہ کا دن بھی ہے تو اس میں ذرا پلیر، جی۔

مفتی کفایت اللہ: میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ محکمہ تعلیم کے اگر تمام ملازمین کو گن لیا جائے تو یہ سارے صوبے کے تمام انتظامی اور ملازمین سے ان کا حجم، تعداد اور وزن بہت زیادہ ہے اور سب سے بڑا بجٹ اس پر لگتا ہے۔ میں نے اس دن بھی فراخدلی سے یہ کہا تھا کہ انتظامی اور تدریسی شعبے کو الگ کرنا ہی حکومت کا کارنامہ ہے اور محترم اکرم خان درانی صاحب، سابق وزیر اعلیٰ سرحد نے میرے علم میں اضافہ کیا اور انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بھی اس پر کام کیا تھا لیکن کسی وجہ سے وہ نہیں ہو سکا اور ان کو یہ تیار سٹیج مل گیا تو کام کرنا ان کیلئے آسان ہو گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کسی تدریسی آدمی کو انتظام پر لانا اور انتظامی آدمی کو تدریس پر لانا، یہ اخلاقی خیانت ہے۔ میں ایک آدمی کے اندر یہ صلاحیت تو دیکھتا ہوں کہ وہ آدمی بہترین

مدرس ہے اور اچھا پڑھا سکتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ آدمی اچھا منتظم بھی ہو، انتظامی صلاحیتیں ایک اور چیز ہے اور تدریس کا شعبہ بہت زیادہ پاکیزہ ہے۔ جناب سپیکر، تدریسی شعبے کیلئے استاد کا عاجز ہونا بہت ضروری ہوگا، بچے کی نفسیات کو سمجھنا بہت ضروری ہوگا۔ ہمارے احادیث کی کتاب کے اندر ایک کتاب ہے، 'بخاری' امام بخاری کی تصنیف ہے، جس کو امت نے قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ مستند کتاب کے طور پر تسلیم کیا ہے اور انہوں نے ایک بہت عجیب عنوان دیا ہے، میں آج ایوان میں وہ عنوان شیئر کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا ہے کہ "رحموت خیراً من رحموت" اور ترجمہ یہ کیا ہے کہ "ان تر حبا خیر من ان تر حماً" کہ انتظامی صلاحیت کیلئے ایک آدمی کا جلالی ہونا ضروری ہے اور ایک آدمی کا اس طرح ہونا ضروری نہیں کہ اس پر لوگ ترس کھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے صلاحیتوں کو تقسیم کیا ہے اور صلاحیتوں کی تقسیم میں کسی ایک آدمی کو انتظامی صلاحیت دی ہوگی اور دوسرے آدمی کو تدریسی صلاحیت دی ہوگی۔ ایک ایسا موقع تھا کہ ایک آدمی کے اندر بہت ساری صلاحیتیں تھیں، اگر آپ اس کو انتظام پہ لے جاتے تو انتظامی صلاحیت کے لحاظ سے وہ اچھا ایڈمنسٹریٹر ہوتا تھا اور اگر اس کو تدریس میں لے جاتے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس کا بہت بڑا تجربہ ہے۔ لیکن جناب سپیکر، جس طرح وقت گزرتا ہے اور جس طرح یہ مرد و زمانہ ہو رہا ہے، اس کی صلاحیتوں کے اندر کمی آتی ہے، کمزوری آتی ہے، اضمحلال آتا ہے۔ آج کے حافظے کا آج سے پچاس سال پہلے کے حافظے کے ساتھ موازنہ کر لیا جائے، سو سال سے موازنہ کر لیا جائے، جس طرح وقت گزرے گا، حافظے کمزور ہونگے، اہلیتیں کمزور پڑیں گی اور صلاحیتوں کے اندر کمزوری پائی جائے گی۔ ایک ایسے دور میں جب سپیشلائزیشن کا دور ہے اور ہر ایک چیز کے اندر ایک اختصاص ہے۔ پہلے ایک ڈاکٹر ہوتا تھا، وہ آنکھوں کا بھی ڈاکٹر تھا، وہ گلے کا بھی ڈاکٹر تھا، وہ کان کا بھی تھا، وہ سینے کا بھی تھا، بعد میں اس کے اندر اختصاص آ گیا اور آج ایک ایک شعبے کیلئے الگ الگ سپیشلائزیشن موجود ہے تو ایسی پوزیشن کے اندر اگر ہم انتظامی اور تدریسی شعبوں کو الگ الگ نہ کریں تو یہ ظلم ہوگا۔ اس حکومت نے ایک قدم اٹھایا اور قدم تو اٹھایا لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پشیمان ہو رہی ہے، یعنی اچھا کام کیا ہے اور ہم کہہ رہے ہیں کہ اچھا کام کیا ہے، اپوزیشن کی طرف سے ہم کہتے ہیں کہ آپ نے اچھا کام کیا ہے لیکن حکومت یہ بات ماننے کیلئے تیار ہی نہیں ہے کہ ہم نے کوئی اچھا کام کیا ہے۔ میں ان کو تسلی دیتا ہوں کہ آپ نے اچھا کام کیا ہے، آپ پشیمان نہ ہوں، آپ ندامت کا اظہار نہ کریں، آپ نے اچھا کام کیا ہے اور ضرور آپ پر یہ بوجھ ہوگا کہ وہ لوگ جن کو اب ہٹایا جائے گا، ظاہر ہے کہ 24 ای ڈی اوز ہیں، ایک سو پچاس، ڈیڑھ سو تک زنانہ اے ڈی

اوز اور مردانہ اے ڈی اوز ہیں، ان لوگوں کے اپنے تعلقات ہوتے ہیں اور وزیر تعلیم پر یہ بوجھ ضرور ہوگا، وہ کہیں گے کہ کسی طرح اس سمری کو لیٹ کر دیا جائے تاکہ جو موجودہ لوگ کام کر رہے ہیں، ان کو سیٹیں نہ چھوڑنا پڑیں۔ جناب سپیکر، یہ ارتقائی عمل ہے اور ارتقائی عمل میں تدریج کے ساتھ جانا پڑتا ہے اور انہوں نے آج یہ کر ڈیا گھونٹ بیٹا ہوگا اور کر ڈیا گھونٹ یہ ہے کہ آج جو لوگ اس عہدہ پر ہیں، وہ قابل احترام ہیں اور ہمیں ان کے احترام اور ان کی صلاحیتوں سے کوئی انکار بھی نہیں ہے لیکن جب حکومت نے ایک فیصلہ کر لیا ہے کہ انہوں نے جانا ہے اور نئے لوگوں نے آنا ہے، اب اگر وہ سفارش کریں گے اور ہمارے وزیر تعلیم کو پریشان کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہوگا اور ایسا نہیں ہونا چاہیے، انتظامی کیڈر اور تدریسی کیڈر کو الگ الگ ہونا چاہیے۔ جناب سپیکر، میں اپنی بدبختیوں میں سے ایک اور بدبختی کی طرف اشارہ کرتا ہوں کہ ہمارے محکمہ تعلیم میں سیاست ہے، سیاست کی وجہ سے ہمارا تعلیمی نظام تباہ ہو گیا ہے اور سیاست کی وجہ سے آج بھوت سکولز صوبے میں موجود ہیں اور کوئی بھی آدمی جو ایم پی اے کو اپنے ووٹ کا تعلق جتا ہے، وہ آدمی دور سکول میں نہیں پڑھاتا، وہ نزدیک سکول میں پڑھانا چاہتا ہے اور جناب سپیکر، جب اگلا ایم پی اے آئے گا تو ان تمام کو دور کر دے گا اور اپنے ساتھیوں کو نزدیک کر دے گا۔ اگر یہ الفاظ سخت ہوں تو آپ بے شک ان کو حذف کریں لیکن میں یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ سیاست کی وجہ سے اساتذہ کو فٹ بال بنایا گیا ہے، ان کو Kick کیا جاتا ہے اور اس میں پسند و ناپسند کی باتیں ہوتی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! اس پر تو ہم کافی غور و خوض کے بعد ایک بہت اچھی لیجسلیشن لائے تھے، پتہ نہیں بابک صاحب! وہ لیجسلیشن کدھر گئی، یہ جو مفتی صاحب نے اب پھر دوبارہ شروع کی ہے وہ چیز،

Any how اس کو ذرا سمیٹ لیں کیونکہ جمعہ کا دن ہے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یا تو جمعہ کی نماز تھوڑا لیٹ کریں، کیا کریں جی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، میں سمجھ گیا ہوں اور میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں حکومت کو حوصلہ دینا چاہتا ہوں آگے سب سے دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ کام کیا ہے یہ اچھا کام ہے یہ برا کام نہیں ہے آپ کیوں اس کو نہیں سمجھتے؟ پھر سات ماہ ہو گئے ہیں، لوگ اپنی سیٹوں پر انتظار کر رہے ہیں آپ سیٹ کیوں نہیں دے رہے؟ ظاہر ہے آپ کے پشاور کا ایک ای ڈی او ہے ایگزیکٹو آفیسر ہے وہ جائے گا اور دوسرا آئے گا تو آپ اس جانے والے سے کیوں شرماتے ہیں؟ اس نے آج نہیں جانا تو سال بعد جانا ہے اور آج

نہیں جانا تو اگلے سال جانا ہے، جانا تو اس کو ہے، لہذا یہ جرات مندانہ قدم ہے، اس پر تھوڑی جرات اور کرنی چاہیے کہ وہ لوگ جو سات ماہ سے انتظار کر رہے ہیں، ان کو نشستیں دی جائیں۔ جناب سپیکر، مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ اس پر کورٹ کیسز تھے، وہ سارے کورٹ کیسز بھی ختم ہو گئے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ختم ہو گئے ہیں؟

مفتی کفایت اللہ: ہاں جی، وہ بھی ختم ہو گئے ہیں اور یہ میرے پاس ایک جرگہ آیا ہے، اس جرگے نے بتایا ہے کہ بالکل ساری باتیں ختم ہو گئی ہیں۔ آج اس ایوان میں اگر محترم سردار حسین بابک صاحب یہ اعلان کر دیں کہ وہ کل یا پرسوں سے اپنی سیٹوں پر جائیں تو ایسا کرنا آسان ہو جائے گا، بہت آسانی ہو جائے گی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

مفتی کفایت اللہ: آخر میں یہ کہ مستقبل میں ہمارے جو ہونما رنچے آرہے ہیں، جو ہمارا مستقبل ہیں، یہ ان کے مستقبل کو بچانے کی بات ہے اور یہ تعلیم سے سیاست کو نکالنے کی بات ہے۔ جناب سپیکر، یہ ایک دلچسپ بات آپ کو بتا رہا ہوں کہ میں پچھلے 2002 کے الیکشن میں محکمہ تعلیم کی وجہ سے ہارا ہوں اور میں ووٹروں کی وجہ سے نہیں ہارا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

مفتی کفایت اللہ: اب محکمہ تعلیم اتنا زیادہ، اتنا زیادہ وہ مؤثر ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

مفتی کفایت اللہ: کہ وہاں پر بھی وہ مؤثر ہو گیا اور محکمہ تعلیم کے من چاہوں نے وہاں پر جعلی ووٹ Poll کر کے مجھے Unseat کر دیا جی۔۔۔۔۔ (تمتھے)۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! پہ دغہ کنبے محکمہ تعلیم نہ و و۔

مفتی کفایت اللہ: میں عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

مفتی کفایت اللہ: یہ میاں صاحب کے خلاف بات نہیں ہے، یہ اطمینان رکھیں۔ میں عرض یہ کرتا ہوں کہ حکومت نے اچھا کام کیا ہے اور ایک بات اور بھی ہے کہ پبلک سروس کمیشن کا کام بہت زیادہ لمبا ہے،

سک سسک کر یہ کام کرتا ہے، اس کی گنجائش کم ہے اور بوجھ زیادہ ہے، وہ اپنی گنجائش میں اضافہ نہیں کرتا۔
 اگر ہمارا وزیر موصوف یہ کہتا ہے کہ پبلک سروس کمیشن سے غلطیاں ہوئی ہیں تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔
 جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب! یہ بحث کرتے رہے اور میرے خیال میں
 جمعہ کی نماز کے بعد چھٹی کر کے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: میں نہیں سمجھا کہ کیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب اور ان کا بھی اس میں حصہ ہے۔

مفتی کفایت اللہ: میں تو موؤر ہوں نا جی۔

جناب سپیکر: وہ بھی موؤر ہیں جی۔

مفتی کفایت اللہ: میں ایک بات اور عرض کرتا چلوں، میں ختم کرتا ہوں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کو بھی۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: اگر پبلک سروس کمیشن کی غلطیاں ہیں تو کمیٹی بنائی جائے اور غلطیوں کی اصلاح کی
 جائے، مزید تاخیر کی اب گنجائش نہیں ہے۔ بہت زیادہ مہربانی، شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Abdul Akbar Khan, Mufti Said Janan Sahib and Muhammad Javed Abbasi had also moved their motions on the same subject. First Abdul Akbar.

(Interruption)

Mr. Speaker: He is the mover, Mufti Janan Sahib is the mover.

کدھر ہے عباسی صاحب؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں آپ کا لیکن جہاں بھی مفتی ہو گا، وہ کسی دوسرے
 کو بولنے کا موقع نہیں دے گا جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آخر مفتی صاحب ہیں نا، نہیں تو تھوڑی تعریف بھی کی ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جناب سپیکر، یہ مفتی صاحب کا ایک کال انٹینشن نوٹس تھا، سات تاریخ کو اس
 اسمبلی میں آیا تھا اور جناب سپیکر، میں نے پانچ تاریخ کو ایڈجرمنٹ موشن اس پر داخل کی تھی اور مجھے آپ
 کے سیکرٹریٹ سے جو جواب آیا ہے کہ آپ کی وہ 05-01 کو، یعنی سات سے پہلے پہلے یہ ایڈجرمنٹ تھی،
 مجھے کہا گیا کہ اس پر بحث ہو چکی ہے اور آج آپ نے کہا کہ بحث آج کرنی ہے، ٹھیک ہے جناب سپیکر، چونکہ
 یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی جو Intension ہے، اس پر مجھے کوئی شک

نہیں، حکومت جو قدم اٹھانا چاہتی ہے، اس پر بھی میں اسکو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ اس کیڈر کو Bifurcate کرنا چاہتی ہے کہ جو ٹیچنگ کیڈر ہے اور ایڈمنسٹریشن سائنڈ ہے، ان کو Bifurcate کرنا چاہتی ہے، جناب سپیکر، میری تھوڑی سی Observation ہے۔ مفتی صاحب اور چیف منسٹر صاحب نے کل میری Observation کو بہت حد تک آسان کر دیا۔ مفتی صاحب نے بھی آج اپنی Speech میں سارا زور اس پر لگایا کہ جو شخص ٹیچنگ کرنے میں اچھا ہو، وہ ایڈمنسٹریشن میں اچھا نہیں ہو سکتا اور جو ایڈمنسٹریشن میں اچھا ہو، وہ ٹیچنگ میں اچھا نہیں ہو سکتا۔ کل چیف منسٹر صاحب نے بھی یہی بات کی کہ ایک آدمی جس فیلڈ کیلئے ہے، اسی فیلڈ میں وہ اچھا ہو سکتا ہے اور دوسری فیلڈ میں نہیں ہو سکتا، تو جناب سپیکر، میں بھی اسی Observation کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ جب آپ ایک کیڈر کو الگ کر رہے ہیں، جب آپ ایڈمنسٹریشن اور ٹیچنگ کو الگ کر رہے ہیں تو پھر جو لوگ آپ اس کیڈر کیلئے لیں گے تو ان لوگوں کا اسی کیڈر میں Experience ضروری ہے، آپ جس کیڈر کیلئے لوگوں کو ریکروٹ کر رہے ہیں تو اسی کیڈر اور اسی فیلڈ میں یا ان کا جو کام ہے، اسی میں Experience ہونا چاہیئے۔ اگر آپ ایڈمنسٹریشن کو الگ کر رہے ہیں تو Definitely ایڈمنسٹریشن میں ان کا Experience ہونا ضروری ہو گا کیونکہ یہ گریڈ 19، گریڈ 18 اور گریڈ 17 کے آفیسرز ہونگے اور جب آپ ان کو Bifurcate اس Intension سے کر رہے ہیں کہ جو ٹیچر ہے، وہ ایڈمنسٹریشن نہیں چلا سکتا، اسلئے ہم ایڈمنسٹریشن سائنڈ پر لوگوں کو لے رہے ہیں تو پھر ان کا ایڈمنسٹریشن میں Experience انتہائی ضروری ہے لیکن جناب سپیکر، یہاں پر یہ افسوس کا مقام ہے کہ پبلک سروس کمیشن نے جو ایڈورٹائزمنٹ کی ہے، ایک تو جناب سپیکر، میں اس بات پر بھی آؤں گا کہ پبلک سروس کمیشن نے جو ریکروٹمنٹ کی ہے اور اگر Rightly ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو نہ دیکھتا تو Definitely وہ غلط لوگوں کو بھرتی کرنے والے تھے اور گریڈ 19 میں بھرتی کرنے والے تھے، یہ تو اچھا ہوا کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس چیز کو Pinpoint کیا اور ہو سکتا ہے، میں پھر یہ کہتا ہوں، ہو سکتا ہے کہ یہ اور جو ریکروٹمنٹ کر رہے ہیں، ہو سکتا ہے اس ریکروٹمنٹ میں بھی وہ، 26 لوگوں کی ریکروٹمنٹ میں پانچ آدمیوں کی، یعنی یہ تقریباً 20% بن گئے، جب 20% وہ غلطی کرتے ہیں، پھر جو اور ریکروٹمنٹ کرتے ہیں تو Definitely ان میں بھی غلطی کرتے ہونگے۔ جناب سپیکر، اب جو ایڈورٹائزمنٹ ہے، اس میں یہ ہے کہ “Ph.D in education and seven years teaching / administrative experience” اس کا مطلب ہو گیا کہ جس کا ٹیچنگ میں

Experience ہے اور جس کا ایڈمنسٹریشن میں Experience ہے، مطلب ہے کہ آپ لے رہے ہیں ایڈمنسٹریشن کیلئے لیکن آپ نے Teaching experience ڈال دیا، اس کا مطلب ہے آپ نے اوپن کر دیا کہ جس کا ٹیچنگ میں Experience ہے، وہ شخص بھی Apply کر سکتا ہے، وہ بھی اس میں ہو سکتا ہے، پھر جناب سپیکر، باقی کسی کیلئے بارہ سال، کسی کیلئے نو سال لیکن جناب سپیکر، میں آپ کو بتا دوں کہ ایسے ایسے پی ٹی سی ٹیچرز بھی ہیں جو گریڈ 19 میں ہیں، جو گریڈ 18 میں ہیں، ان کو ریکروٹ کیا اسی کو بنیاد بنا کے، اب جناب سپیکر، ایک پی ٹی سی ٹیچر ہے، During the course of service وہ بی اے کر لیتا ہے، بی ایڈ کر لیتا ہے، ایم اے کر لیتا ہے، ایم ایڈ کر لیتا ہے تو جب آپ نے Basic qualification ایم ایڈ کی رکھ دی یا ایم اے کی رکھ دی اور پلس آپ نے Experience ڈال دیا، Teaching experience ڈال دیا جناب سپیکر، تو آپ نے اس کو Legible کر دیا کہ وہ اس پوسٹ پر ہو سکتا ہے۔ جناب سپیکر، میں پھر کہتا ہوں کہ میں Principally تو اس پر Agree کرتا ہوں لیکن جب جناب سپیکر، آپ کے صوبے کے اور ڈیپارٹمنٹس تو یہ نہیں کر رہے ہیں، کیا ہائر ایجوکیشن یہ کر رہا ہے، کیا ہیلتھ یہ کر رہا ہے، جناب سپیکر، کیا فانا میں یہ ہو رہا ہے؟ پراٹلم تو پیدا ہونگے Definitely، کیونکہ سنیارٹی لسٹ میں فانا میں بھی لوگ ہیں، جو صوبے میں Transferable ہیں، وہ تو ایک ہی لوگ ہیں، ریکروٹمنٹ تو ان کی پراونشل گورنمنٹ کرتی ہے تو کل ان کی سنیارٹی کا پراٹلم بھی آریگا جناب سپیکر، کہ فانا کے جو لیکچررز ہیں یا فانا کے جو استاد ہیں، جب وہ ان پوسٹوں پر نہیں ہونگے اور یہ ہونگے، اسلئے جناب سپیکر، باقی اگر ڈیپارٹمنٹ میں آپ کو Teaching experience کی ضرورت تھی اور آپ یہ Pre-requisite کر رہے تھے تو پھر وہ لوگ جو پندرہ پندرہ اور بیس بیس سال سے اس فیلڈ میں آپ کیلئے کام کر رہے ہیں، آپ ان سے ایک آپشن لے لیتے کہ بھئی جو شخص اس کا Experience رکھتا ہو، اگر وہ اس پوسٹ کیلئے کو ایفائی کرتا ہو تو حکومت اس کو کر لے گی لیکن جناب سپیکر، ان کو تو آپ نے آپشن دیا ہی نہیں اور پھر جناب سپیکر، میں پبلک سروس کمیشن کی کہ جب Basic qualification اور Experience بارہ سال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، یہ Criteria عبدالاکبر خان! کون کس کرتا ہے، گورنمنٹ یا پبلک سروس کمیشن؟
 جناب عبدالاکبر خان: نہیں، گورنمنٹ کرتی ہے، اسلئے جناب سپیکر، میں کہتا ہوں کہ جب آپ ایڈمنسٹریشن کیلئے لے رہے ہیں تو پھر آپ کو Experience صرف ایڈمنسٹریشن کا ہونا چاہیئے تھا، آپ نے جب اوپن کر دیا، Oblique کر دیا ٹیچنگ کے ساتھ تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اوپن کر دیا کہ

Teaching experience is also countable تو Teaching experience والے تو Already آپ کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، آپ ان سے آپشن لے لیں کہ بھئی کون کرتا ہے، کون نہیں کرتا؟ اگر آپ ایڈمنسٹریشن کیلئے لے لیتے ہیں تو صرف ایڈمنسٹریشن میں Experience ہونا چاہیے، جس طرح مفتی صاحب کہہ رہے ہیں۔ اب انہوں نے، میں نام نہیں لیتا لیکن جناب سپیکر، اس میں پبلک سروس کمیشن کا جو بارہ سال کا Experience تھا، میں حیران ہوں کہ اگر پبلک سروس کمیشن کی یہ Capability ہے، یہ ان کی اہلیت ہے کہ ایک شخص جس کا نو سال Experience ہے، 9 یا 10 months and 9 days، اس پوسٹ کیلئے بارہ سال کے Experience کی ضرورت تھی تو کیسے لیا پبلک سروس کمیشن نے، انہوں نے انٹرویو کیلئے کیسے بلایا، انہوں نے اس کے کاغذات کو Reject کیوں نہیں کیا، انہوں نے اس کو انٹرویو اور ٹیسٹ کیلئے کیسے بلایا؟ اور نہ صرف انٹرویو اور ٹیسٹ کیلئے بلایا بلکہ اس کو کامیاب بھی قرار دیا اور اس کو گریڈ 19 کیلئے انہوں نے کو ایفائی قرار دیا۔ اسی طرح پانچ جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کئے ہیں، میں نے ان کی لسٹ نکالی ہے جناب سپیکر، ان سب کا Experience، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب پبلک سروس کمیشن نے، اب اگر کسی کی ایک دن کی بھی عمر کم ہوتی ہے، تو اس کی Application کو باہر پھینک دیتے ہیں، یہ کیا بات ہوئی کہ اگر اس کا Experience بارہ سال کے بجائے نو سال تھا، انہوں نے اس کو Entertain کیسے کیا، انہوں نے اس کو Call کیسے کیا، انہوں نے اس کا ٹیسٹ کیسے لیا، انہوں نے اس کو انٹرویو کیلئے کیسے بلایا، انہوں نے اس کی سلیکشن کیسے کی؟ میں سمجھتا ہوں کہ باقی میں بھی اس طرح ہوا ہو گا جناب سپیکر، اگر چھبیس میں سے پانچ میں ہوا، اسلئے جناب سپیکر، میری تو درخواست ہو گی، یہ جو باقی کیڈر والے لوگ ہیں، وہ بھی کورٹ میں گئے ہیں، ہو سکتا ہے باقی کسی کا کیا ہو لیکن ابھی بھی جن کا کیس Sub judge ہے Already، میں تو سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ وزیر صاحب سے میری درخواست ہو گی کہ آپ اس پر، ٹھیک ہے ای ڈی اوز کا جب آپ نے فائنل کیا ہے تو ای ڈی اوز کا تو ٹھیک ہے، آپ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کی سمری بھیج دی ہے، میں اس پر بات نہیں کرتا لیکن جناب سپیکر، میں درخواست کرتا ہوں کہ باقی جو ای ڈی اوز اور یہ جو چھوٹے چھوٹے، مطلب ہے اس پر آپ ذرا غور کر لیں اور Already آپ کے ساتھ جو سٹاف ہے، جو پندرہ بیس سال سے بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ Teaching experience کو Count کرتے ہیں تو ان بیچاروں کے Teaching experience کو Count کر کے ان کو لے لیں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. Mufti Syed Janan Sahib.

میرے پاس جو موؤرز ہیں، مفتی سید جانان۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان، محمد جاوید عباسی، بس یہی دو تین میرے پاس موؤرز ہیں، مفتی جانان صاحب، فرسٹ۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زہ خو پہ دے باندے او برد تقریر نہ کوم، دے ملگرو دیرے بنے خبرے او کولے خو زہ دا گزارش کوم جی چہ درے کالہ دے حکومت پورہ کیدونکی دی او چہ مونبرہ کله ہم سوال کرے دے او کله ہم جواب راغله دے نو هغوی دا وائی چہ: "یہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کے پاس بھیجا ہے"۔ د درے کالو باوجود بہ ہم زما دا گزارش وی چہ د کوم قام د تعلیم پالیسی او د هغوی تعلیم مضبوط وی نو د هغوی بہ مستقبل مضبوط وی۔ کہ دا حالات وی، لکہ چہ زمونبر روان دی جی، زہ بہ درتہ د خپلے ضلعے پہ حوالہ باندے خبرہ او کرم چہ زمونبر پہ ضلع کبنے، دے تولو ضلعو کبنے بہ دا حال وی، پہ توله صوبہ کبنے بہ دا حال وی چہ پہ کوم سکول کبنے پندرہ استاذان پکار وی، هلته بہ جی چہ استاذان وی، نور بہ هیخوک هلته کبنے نہ وی، ممبر دلته راشی او فریاد او کپی نو دوئی ورتہ وائی چہ دا مونبر پبلک سروس کمیشن تہ استولی دی نو زما بہ دا گزارش وی چہ د دے پبلک سروس کمیشن دا طریقہ کار یا چہ پہ کومہ طریقہ کار باندے وی دیکبنے تبدیلی راوستل پکار دی یا دے تہ وخت مقررول پکار دی، دوه میاشته، خلور میاشته، شپہر میاشته خو یو فکس تائم دے تہ پکار دے چہ هغه تائم کبنے بہ دے د دغہ خبرے پابند وی چہ د دغہ کسانو بھرتی بہ کوی او پہ کوم طریقہ کار باندے وی، دا کسان بہ مخکبنے استوی نو زما بہ تاسو تہ دا گزارش وی چہ دے تہ یو وخت مقررول پکار دی چہ دا تہول ایوان پہ دے باندے متفق شی، یوہ مودہ ورتہ مقرر کرئی چہ دیکبنے بہ دا تہول طریقہ کار مکمل کوی۔ مہربانی جی۔

جناب سپیکر: شکر یہ۔ اسرار اللہ خان، جاوید عباسی صاحب، محمد جاوید عباسی صاحب۔ اسرار اللہ خان گڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں اور کوشش کروں گا کہ اختصار سے کام لیتے ہوئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کو بھی سننا ہو گا تو مختصر مختصر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ سر، میری گزارش گورنمنٹ سے یہ ہے کہ ہمیں Sequence کو دیکھنا چاہیے، ایک ایسا پراسس جس پر Already آپ نے یہ Exercise کی ہے اور ابھی جب Implementation کے سٹیج پر چلا آیا ہے تو اس کے حوالے سے مختلف Rumours ہیں۔ میں سر، یہ Summarize کر کے گورنمنٹ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ سر، یہ جو فیصلہ ہوا ہے، صوبائی کابینہ نے اس کی باقاعدہ منظوری دی ہے اور یہ جو آپ کی نیشنل ایجوکیشن پالیسی تھی، اس کے تحت ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بابک صاحب جب سنیں گے نہیں تو کیا جواب دینگے؟ یہ جو منی اسمبلیاں آپ لوگوں نے ادھر گواہی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: او در پیرہ جی، ہم تا تہ تائم در کوم، بابک صاحب! ہم تہ بہ تہ Wind up کو ہے۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر! دا مسئلہ پہ کورٹ کب نے دہ، پہ دے باندے خبرہ نہ شی کیدے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، کورٹ میں ایسا نہیں ہے، میں بتاتا ہوں، ہمیں سر بولنے دیں، ہمیں سر بولنے دیں کیونکہ سر، اس کو آپ نے Already admit کیا ہے، دو گھنٹے ہمارے پاس ٹائم ہے اور ہم اس پر بولیں گے۔

(شور)

Mr. Speaker: Thank you-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! یو منت۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: After him.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، تھینک یو۔ سر، اس میں میری گزارش یہ ہے کہ کورٹ میں الجھا کے اس چیز کو ویسے Disputed کیا جا رہا ہے۔ سر، صوبائی کابینہ نے اس کی منظوری دی ہے، اس کا Implementation stage جب آیا، آپ کا جو پراسس تھا سر، وہ جون میں مکمل ہو گیا۔ ابھی سر،

مجھے اس کے متعلق کہ جو Conspiracy theory ہوتی ہے، ہمیشہ Implementation process میں دو قسم کے گروپس آ جاتے ہیں، ایک اس کے حق میں ہوتا ہے اور ایک اس کے Against ہوتا ہے، اس کے بعد پھر اس میں کیرٹے نکالنے شروع ہو جاتے ہیں کہ Criteria ٹھیک نہیں تھا، پبلک سروس کمیشن میں اس کی Implementation ٹھیک نہیں تھی لیکن سر، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا پبلک سروس کمیشن نے Implementation صرف اس سٹیج میں نہیں کی ہے، یہ جو آپ نے سی اینڈ ڈبلیو میں ایس ڈی اوز بھرتی کئے ہیں، اس میں بھی نہیں کی ہے یا اس نے جو دیگر بھرتیاں کی ہیں، اس میں ٹھیک نہیں کی ہیں؟ آج اگر ایک کیڈر ایسا ہے جس میں سر، آپ کے 1,74,000 ایمپلائز ہیں، 1,74,000 ایمپلائز محکمہ تعلیم کے ہیں، جن کے Demand for grants جب بلور صاحب پیش کرتے ہیں، جو آپ کے Devolved departments ہیں، 2,31,000 میں 1,74,000، یعنی آپ کے More than 50% جو لوگ ہیں، وہ اس فیصلے کے انتظار میں ابھی لٹکے ہوئے ہیں کہ گورنمنٹ کیا Decision دیتی ہے؟ تاریخی حوالے سے سر، میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ایسٹ پاکستان اور ویسٹ پاکستان کی Separation کیوں ہوئی؟ اس وجہ سے ہوئی کہ جب Implementation process کی بات آئی تو آپ کا آئین انہوں نے لٹکا دیا کہ نوسال تک لٹکا رہے گا، کیونکہ فارمولے یہ بات نہیں ہو رہی تھی اور فارمولے پر اس وجہ سے نہیں ہو رہی تھی کیونکہ اکثریت ایسٹ پاکستان کی تھی، ہم دینا نہیں چاہتے تھے۔ آج سر، آپ دیکھیں کہ اس کے خلاف یہ جو چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں، سر، زون فور جو کہ سدرن ڈسٹرکٹس پر مشتمل ہے اور آج سدرن ڈسٹرکٹس سے 12 بندے Out of 26 جو ہیں، وہ سدرن ڈسٹرکٹس سے کو ایفائی کر رہے ہیں اور اگر وہاں سے کو ایفائی کر رہے ہیں تو آج اس کے خلاف آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ سر، آپ ہزارہ بیلٹ میں دیکھیں، لوگوں میں احساس محرومی بڑھ رہا ہے، اس کے بعد اگر آپ ساؤتھ کو یہ سزا دیں گے کہ چونکہ 26 میں سے 12 بندوں نے، ای ڈی اوز جنہوں نے کو ایفائی کیا ہے اور جس نے ٹاپ کیا ہے سر، وہ میری Constituency کا ایک غریب بندہ ہے، اس کے پاس کونسے ایسے پیسے تھے کہ اس نے پیسے دے دیئے؟ اس میں سر، اگر آپ کو ایک خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو وہ یہ محسوس ہو رہا ہے کہ کل کو یہ ایک رولنگ کلاس بن جائیگی، یہ رولنگ کلاس ہوگی، ان میں ڈائریکٹرز بھی آئینگے، ان میں ڈپٹی ڈائریکٹرز بھی آئینگے، جب یہ Implementation process پہنچیں گے تو یہ نہ ہو کہ اقتدار اس طریقے سے چلا جائیگا۔ آج سر، میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ اگر اس طریقے سے آپ چلیں گے

اور آپ کہیں گے کہ کورٹ میں کیس ہے، اگر مجھے ٹائم دیا جائے تو میں ایک ایک Writ petition پڑھتا ہوں کہ کورٹ کی کیا Observation ہے؟ آج کہتے ہیں کہ Criteria صحیح نہیں ہے، کونسا Criteria صحیح نہیں ہے؟ سر، یہ پبلک سروس کمیشن کا لیٹر ہے اور پبلک سروس کمیشن والے ان سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں بتایا جائے کہ اس کیلئے جو Criteria ہے، وہ ایم اے ہے، ایم ایس سی ہے یا ایم ایڈ ہے، اس کے Reply میں وہ بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہیں، آپ ایم ایڈ کو Count کریں گے۔ پبلک سروس کمیشن نے تو اپنی ذمہ داری پوری کر لی، یہی کیس چل کے آپ کورٹ میں چیلنج کرتے ہیں، محکمہ تعلیم ان سے کہتا ہے کہ بالکل آپ کی جو Observation ہے، ہم اس کو Second کرتے ہیں اور ہم نے جو Criteria دیا تھا، وہ ایم ایڈ ہی تھا۔ آج سر، اس میں یہ کیڑے نکالے جا رہے ہیں کہ نہیں یہ جو Criteria انہوں نے دیا تھا، وہ غلط ہے۔ میں سر، ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے آپ کے ہزارہ کی بیس سیٹیں ہیں، آپ کے ساؤتھ کی بیس سیٹیں ہیں، آپ کا پشاور صرف 36 سیٹوں پر مشتمل ہے، اگر اسی طریقے سے آپ اکثریت کو کھلیں گے اور آپ یہ کہیں گے کہ چونکہ آج رولنگ ڈسٹرکٹس کی اس میں نمائندگی نہیں آرہی ہے تو اس وجہ سے ہم اس سارے پراسس کو Disputed کر دیں گے، ہم آپ کو یہ اختیار نہیں دیں گے۔ آپ کی پانچ Writ petitions ہیں سر، محکمہ بھی ان کے Favour میں ہے اور محکمہ بھی یہ کہتا ہے کہ یہ Implement ہوں لیکن اس کے باوجود بھی اس میں روٹے الکاٹے جا رہے ہیں۔ سر، میری گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے، میں اس چکر میں نہیں پڑنا چاہتا کہ یہ کیا ہے؟ سیاست میں Count کرتے ہوئے Perception، کالا باغ کی سٹڈی کوئی نہیں کر رہا کہ کالا باغ اچھا ہے یا برا ہے لیکن اگر یہاں سے آواز اٹھتی ہے تو ہم ان کو Second کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کیلئے یہ خطرے کا باعث ہے تو ہم بھی اس صوبے کے رہنے والے ہیں لیکن سر، آج یہ کیوں ہے کہ پھر Writ petitions کی بات آجاتی ہے، صرف اس وجہ سے کہ کل کو یہ ڈائریکٹ بنیں گے، ڈپٹی ڈائریکٹر بنیں گے اور یہ رولنگ کلاس ہوگی؟۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سنتے ہیں ان سے بھی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اسلئے میری ان سے گزارش ہے کہ مہربانی کر کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: آپ مہربانی کر کے جلد از جلد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ڀیرہ مہربانی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن دو منٹ، دو منٹ سے زیادہ نہیں، ثاقب اللہ خان! ایک بجے پھر Wind up کرنا ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، ڀیرہ مہربانی۔ زہ جی دے تیکنیکل

خبرے تہ راحمہ۔ دا داسے دہ جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Repetition نہ ہو، جو آگے ہو چکی ہیں ان کو Repeat نہ کریں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زہ دا وایمہ جی چہ دلته مونہرہ پہ خہ ایشو باندے

ڀسکشن کول غوارو نو کولے شو خود ادارو Respect مونہرہ لہ پکار دے چہ

اوکرو۔ اوس پہ دیکنبے سر، زمونہرہ نہ کیدے شی کہ ددے هاؤس نہ بھر خبرہ

پرے اوشی، Contempt کنبے راخو خود Respect پکار دے جی۔ دا ما سرہ سر،

Writ petition دے، دے Writ petition کنبے جی دا د پشاور هائی کورٹ

Judgment دے پہ Cadre bifurcation باندے اوزہ درتہ وایم سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اے جی صاحب کہاں ہیں، اے جی صاحب؟ لاء منسٹر۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، پہ هغے کنبے دوئی لیکی، جج صاحب لیکی سر چہ

Government is going to separate the two cadres that is the

administrative & teaching cadre from each other with the view that

each cadre is put to proper place & both are made more beneficial

to the department & the students in particular. The policy has been

The policy has been endorsed، جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب،

by this court atleast in three judgments Bifurcation باندے۔

سر، اوس رولنگ پہ دغہ باندے، پہ ایجوکیشن ڀیپارتمنت چہ کلہ اوشو، بیا جی

د پشاور هائی کورٹ یو بل Judgment شوے دے، چہ دا کار شوے دے پہ

دیکنبے پبلک سروس کمیشن خہ غلط کار کرے دے کہ نہ ئے دے کرے؟ پہ دغہ

When this being the Writ petition 2585 باندے کورٹ لیکی جی: case we do not think that Public Service Commission has

committed any error of law or jurisdiction while dealing with the

matter in hand. The argument addressed by the learned Council for

the petitioner in W.P No. 3213, 2010 is also divide oppose as there is nothing in the rule or the advertisement as could indicate that any of the cadres were restricted to apply for the post as advertised”

جناب سپیکر صاحب، دا د هغه پبلک سروس کمیشن په رول باندے جی۔ بیا سر، په ایډورٹائزمنٹ باندے چه کومه خبره شوی ده، جناب سپیکر صاحب! ستاسو توجه غوارمه جی، بیا چه په ایډورٹائزمنٹ باندے کومه خبره شوی ده جی، دا هم یو Writ petition دے جی او د دے هم دا فیصله ده، د پشاور هائی کورٹ۔ سر، داسے بیا چه کوم کسان ای ډی اوز دغه ته تلی دی، د دے خلاف څلور Writ petitions په دے اووه کالو کبے شوی دی، دا چه کوم Arguments کیږی، یو دے 2477، بل دے 3213، دریم دے 2585، هغه ټول پشاور هائی کورٹ Dismiss کړی دی نو سر، د دے په ایډورٹائزمنٹ باندے خلق تلی دی کورٹ ته، پشاور هائی کورٹ ورکبے، دا دی ما ته پرتے دی سر، زه ئے ستاسو سره شیئر کومه، هغوی وئیلی دی چه نه تهپیک دے، په پبلک سروس کمیشن پسه تلی دی، هغوی هم وائی چه تهپیک دے۔ دریمه خبره ورکبے بیا تلے ده چه یره دے ریکروٹمنٹ کبے ایډورٹائزمنٹ چه دے، په هغه هم پشاور هائی کورٹ ورکړے دے چه په ټولو باندے شوی دی اووه میاشته۔ بل د ټریننگ خبره کیږی، ایډمنسټریشن، زمونږه په آرډیننس 2002 باندے هیلتھ ډیپارټمنٹ کبے دا کیږی، هغه ټول ډاکټران دی، ډاکټران دی، Non practicing ډاکټران دی، هغه اوس زمونږه چیف ایگزیکټیوز دی۔ سی ایس ایس او پی سی ایس چه کوی، په هغه کبے ټیچرز هم کوی، په هغه کبے ډاکټرز هم کوی، Administrative experience they gain خبره داسے ده چه په دیکبے د ایډمنسټریشن، د منیجمنٹ کیډر او د ټیچنگ کیډر بدلولو مقصد څه دے؟ هغه دا مقصد دے چه د ستیټ دا Contradiction رانه شی، Conflict of interests رانه شی نو تاسو سر، هیلتھ ډیپارټمنٹ کبے اوگورئ، ستاسو چیف ایگزیکټیوز د درے غټو ټیچنگ هاسپتلز اوگورئ، All are Doctors خو هغوی Non practicing doctors دی نو سر، چونکه اووه میاشته په دے باندے مونږه عمل نه دے کړے، په هائی کورٹ کبے ډسکشن شوی دے د دے په ایډورٹائز منٹ پروسیجر باندے، د دے د پبلک سروس کمیشن په کنډکټ باندے، د دے په نورو چه کوم د

دوئ خلاف شوی دی، دا ٲول Dismiss شوی دی او ٲه حق کنبے ئے د دے ور کړی دی چه اوس مونږه نه کوؤ، دا زه بالکل منمه چه دا زمونږه یو ٲریویلیج دے چه مونږ ٲه هر یو خبرے باندے ډسکشن کوؤ او حل هم رااوباسو خو Respect دوئ له ور کول ٲکار دی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Ji honourab Minister Sahib, Sardar Babak Sahib from the government side.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مهربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: لیکن محترم، ٲانچ منٹ میں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مختصر جی خوزه به لږ ٲائم اخلم ځکه چه دا ډیره اهمه موضوع ده او زما یقین دا دے چه ٲه دے باندے ډیر زیات بحث هم اوشو او مفتی صاحب ٲرے هم خبره او کړه او شکر دے مفتی صاحب راغے، دے خو بهر تله وو۔ زه د مفتی صاحب د بعضے خبرو سره بالکل اتفاق نه کوم۔ مفتی صاحب دا خبره کوی چه دا سٹیج مونږ جوړ کړے وو، داسے جی هرگز نه ده، چا چه سٹیج جوړ کړے وو، ٲکار دا ده هغوی ته ٲینځه کاله ملاؤ وو چه بیا ئے سٹیج سجھاؤ کړے هم وے۔ زه ٲه دے فلور باندے دا خبره کوم چه دا سٹیج مونږ جوړ کړے دے او دا سٹیج به مونږ سجھاؤ انشاء اللہ او علی الاعلان زه د دے سره اتفاق نه کوم۔ سپیکر صاحب، دلته ٲه مینجمنٲ او ٲیچنگ کیډر باندے د هر طرف نه تقریباً دلائل راغلل، مفتی صاحب هم ډیر بنه دلائل ورکړل، اسرار خان ٲرے هم خبره او کړه، عبدالاکبر خان صاحب هم ډیر بنه Justifications ورکړل، بیا ثاقب خان هم ٲرے خٲل مؤقف ظاهر کړو، بنیادی نیت او اراده چه سپیکر صاحب مونږه کړے وه، تاسو او گورنر چه دلته د ایجوکیشن سسټم موجود وو بلکه زه به دا اووایم چه سکولنگ موجود وو خو ٲه هغے کنبے مینجمنٲ نه وو او د هغے واضح ثبوت دا دے چه د ٲاکستان د جوړیدو نه راواخلی تر نن ورځے ٲورے تاسو او گورنر، عجیبه غوندے Trend وو، عجیبه غوندے روایت وو چه یو 19 گریډ ٲرنسپل چه کوم حکومت به راغے، د هغه به خوین وو یا به د هغه Nearer یا Dear وو نو هغه به راوستو او هغه به ئے ای ډی او کړو۔ د 18 گریډ هیډ ماسټر چه د کومے ٲارٲی حکومت به راغے یا به د چا نيزدے وو یا به ئے اثر ورسوخ وو نو

ہغہ بہ ئے راوستو او ہغہ بہ ئے ای ڈی او کرو او یا ایس ای تی پیچر چہ د 17 او
 د 16 گریڈ بہ وو، ہغہ بہ ئے ڈی ڈی او کرو یا ہغہ بہ ئے ایے ڈی او کرو او پہ
 دغہ ترتیب باندے چہ ڈسٹرکٹ مینجمنٹ بہ ورتہ مونرہ وئیلو، د ہغے تقسیم بہ
 پہ دغہ طریقہ باندے کیدو۔ دا اوگورئ جی، دا زمونرہ حکومت تہ سپیکر
 صاحب کریڈٹ خئی چہ زہ د پبلک سروس کمیشن پہ پارت باندے خبرہ نہ کومہ
 او سپیکر صاحب، دا ہم ستاسو پہ نوٹس کنبے راولم چہ عبدالاکبر خان صاحب
 سرہ کوم لسٹ وو، دا د ہغوی خپل انوسٹی گیشن نہ وو، دا زما د ڈیپارٹمنٹ د
 Scrutiny Committee رپورٹ دے، لہذا دا کریڈٹ ہم زما ڈیپارٹمنٹ تہ راخی
 چہ کوم لسٹ نن د عبدالاکبر خان صاحب سرہ پہ لاس کنبے دے چہ اووہ کسان
 Eligible نہ دی، دا زمونرہ ڈیپارٹمنٹ Scrutiny کرے دہ او زمونرہ د
 Scrutinization نہ پس دا لسٹ مونرہ جوڑ کرے دے چہ او دا اووہ کسان
 Eligible نہ دی او پبلک سروس کمیشن لہ، خنگہ چہ عبدالاکبر خان صاحب
 خبرہ او کرہ چہ کلہ د چا Experience برابر نہ وو نو پکار دا وہ چہ د ہغوی
 کاغذونہ ئے Reject کرے وے، لہذا دغہ غلطی د پبلک سروس کمیشن پہ پارت
 باندے دہ۔ سپیکر صاحب، مونرہ فیصلہ کرے دہ او ڈیرہ پہ نیک نیتی باندے مو
 کرے دہ۔ زہ ڈیر پہ بخبنے سرہ دا خبرہ کوم چہ دا کریڈٹ بہ مونرہ اخلو
 انشاء اللہ، دا کریڈٹ مونرہ تہ خئی او ہرگز دا نہ دہ چہ زما محترم یا زما یو مشر
 Colleague دا خبرہ کوی چہ د زہرو گوٹ دے، نہ دا مونرہ ڈیر پہ سوچ فیصلہ
 کرے دہ، دا وخت چہ پرے اولگیدو او د وخت ذکر بیا بیا کیری، تاسو سوچ
 اوکری چہ پہ چھبیس کسانو کنبے اووہ کسان چہ دی، They are not even
 eligible او ہغہ مونرہ تہ Recommended رالیبری نو سپیکر صاحب، ستاسو نہ
 تپوس کوم، بیا تاسو اوگورئ دے فگرز تہ چہ 150 ایے ڈی اوز وی یا د ہغے نہ
 نور ڈی ڈی اوز یا ایے ڈی اوز وی او ہغہ مونرہ Scrutinize کوؤ، لہذا دا
 Time-consuming process دے، اوس پہ ہغے باندے بہ ٹائم لکی نو د ٹائم
 لگیدو تہ دا خبرہ کول چہ گنی خدائے مہ کرہ مونرہ پہ خپلہ فیصلہ ستومانہ یو، د
 دے فورم پہ مخکنبے زہ دا خبرہ کوم چہ مونرہ خپلہ فیصلہ پہ سوچ کرے دہ، دا
 مونرہ پہ ہوش کرے دہ، مونرہ پہ خپلہ فیصلہ باندے Intact یو او مونرہ پہ خپلہ

فیصلہ باندے ولاړ یو او زر تر زره به انشاء اللہ مونږه دا نوتیفائی کړو چه مینجمنټ او ټیچنگ کیدر به نوتیفائی شی انشاء اللہ که خیر وی۔ سپیکر صاحب، بله خبره، دا تاسو او گورئ چه څنگه ما وختی ذکر او کړو چه زمونږه وزیراعلیٰ صاحب په دے باندے ابتدائی سیشن کبے دا Commitment کړے دے چه مونږ په دے وطن کبے، مونږ په دے صوبه کبے په تعلیم باندے او بیا د هغه په معیار باندے هیڅ قسم له Compromise ته تیار نه یو، دا زمونږ نه ده خوبنه چه مونږ سره د اختیار وی خو دا زمونږ خوبنه ده چه د دے ملک تعلیمی نظام د بهتر وی، هغه د شفاف وی، هغه د هغه شان د ترقی یافته قامونو سره برغ وی چه کوم مونږ په دنیا کبے وینو نو سپیکر صاحب، ان شاء اللہ مونږ په هغه باندے روان یو او زه دا خبره ډیر په اعزاز سره کوم چه سپیکر صاحب، دا تاسو او گورئ د پاکستان د سیاست په تاریخ کبے دا زمونږ د سیاسی خلقو کمزوری وی چه مونږ د کلاس فور نوکری او ټرانسفر چه دے، دا هم مونږ د خپل ځان سره ساتو، دایواځے د خپل حکومت خبره نه کومه، دا دلته روایت پاتے شوه دے، دا زمونږه د سیاسی خلقو کمزوری ده خو په اولنی ځل باندے زمونږه حکومت د هغه مصلحت نه بهر راوتلو او مونږه دا اعلان او کړو چه زمونږه اختیار نه دے پکار خو زمونږه نظام صحیح پکار دے، لهدا مونږه عملاً دا خبره ثابتہ کړه، که تیرو حکومتونو دا خبره کړے وه خو هغوی پرے عمل نه وو کړے، مونږه او کړه، مونږه ثابتہ کړه او ان شاء اللہ زه یقین او تسلی لرمه چه ان شاء اللہ د دے به ډیر بڼه نتائج راوځی۔ دا نن چه تاسو گورئ چه په سکولونه باندے تنقید کیری، په ایجوکیشن ډیپارټمنټ باندے تنقید کیری، زه بالکل د هغه سره اتفاق کوم، زه د هغه سره اختلاف نه کوم خو تاسو دا او گورئ چه مونږ په تیرو درے کالو کبے، مفتی صاحب خبره کوی، مونږ چه جواب قام له ورکوؤ او دے هاؤس له ورکوؤ، د خپلو هغه درے کالو به ورکوؤ چه په هغه کبے کله قدرتی آفت راځی او کله انسانی آفت راځی خود هغه باوجود ان شاء اللہ، ان شاء اللہ دے ټول هاؤس ته او دے ټول قام ته جوابده یو چه ان شاء اللہ د دے درے کالو چه په کوم ځائے کبے زمونږ نه څوک حساب غواړی، مونږه حساب ورکولو ته تیار یو۔ سپیکر صاحب، یو منټ ستاسو نور اخلم۔ سپیکر صاحب، نن تاسو او گورئ

عجیبہ وخت دے چہ نن دلته ما وختی ذکر اوکرو چہ پہ تیرو وختونو کنبے پہ سکولونو کنبے پوسٹونہ Create شوی دی دسیاسی وابستگی پہ بنیاد باندے ، زہ نومونہ نہ اخلمہ، بیا بہ زما مشران بد اوگنری، ضرورت تہ نہ وو کتلے شوی خو صرف دے تہ کتلے شوی وو چہ آیا د دوئی تعلق د یو مسلک سرہ دے ، د دوئی تعلق د یو سوچ سرہ دے ، لہذا د ہغے خلقو د Accommodation د پارہ، د ہغہ خلقو د Accommodate کولو د پارہ ئے ہغہ راوستی وو او پہ سکولو کنبے ورتہ خایونہ جوڑ شوی وو، لہذا مونبرہ د ہغہ مصلحت نہ ہم کار وانگستو او مونبر ضرورت تہ او کتل چہ آیا پہ سکول کنبے د کوم سبجیکٹ، د کوم مضمون د استاذ ضرورت دے ، مونبرہ دے تہ نہ وو کتلی چہ دا استاذ بہ شوک وی؟ مونبر دے تہ او کتل چہ دا مضمون بہ شوک پڑھاودی؟ لہذا کہ پہ نورو لفظونو کنبے ہم دا خبرہ اوکرم چہ مونبرہ دا نہ وو کتلی چہ مونبرہ سری لہ کار اوکتلو، مونبرہ ہغہ کار لہ سرے اوکتلو، لہذا دا ہم پہ قوم باندے ڊیرہ لویہ مہربانی دہ او زہ امید لرم چہ ان شاء اللہ دا بہ د قوم د پارہ او د قوم د بچو د پارہ ڊیرہ لویہ گتہ ور ثابتیری کہ خیر وی۔ پہ اخرہ کنبے سپیکر صاحب، کہ تاسو دا زما نہ اوریدل غواړئ، زہ یو وارے بیا د خپل دے مؤقف اعادہ کومہ چہ Loopholes پہ خپل خائے باندے ، خنگہ چہ عبدالاکبر خان صاحب خبرہ اوکړہ چہ پہ Criteria کنبے ، پہ کوالیفیکیشن کنبے یا پہ اکیڈمک کنبے کہ کمے او بیشے وی، ہغہ پہ خپل خائے باندے خو دا تاریخی فیصلہ دہ چہ مونبرہ Separation اوکړو او انشاء اللہ With the passage of time چہ کوم Loopholes دی، ان شاء اللہ د ہغے کمے بہ پکنبے راخی۔ ڊیرہ زیاتہ مہربانی او ڊیرہ مننه جی۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب! ایک بہت اچھا فیصلہ کیا ہے لیکن اگر اس کو آپ Delay کرینگے تو اس کی افادیت ختم ہو جائیگی (تالیاں) تو کوشش کریں کہ ہفتہ دس دن میں آپ اس کو

Implement کروالیں۔ The sitting is adjourned till 10:00 A.M of Monday morning, dated 17-01-2011. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 17 جنوری 2011ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)